باخبر، پُراثر، نقیبِ فکرونظر

عصرِ حاضر ای پیپر

17 ؍رجب المرجب 1444ھ | مطابق 9؍فروری 2023ء | بروزِ جمعرات | جلد:(۳) | شمارہ:(۳۴) | صفحات:(۸)

ترکیہ میں شدت کے زلزلے کے بعد سے 435 جھٹکے ریکارڈ

پورے ملک میں خوف کا عالم، اموات 12؍ہزار سے متجاوز، امدادی سرگرمیاں جاری، ناقابل دید مناظر سوشل میڈیا پر وائرل

انقرہ: ترکیے (ترکی) اور شام میں پیر (6 فروری) کو آنے والے قیامت خیز زلزلے میں اب تک مجموعی طور پر 12 زار سے زائد افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ زلزلے کی وجہ سے بہت زیادہ نقصان ہوا ہے۔ کئی عمارتیں تاش کے پتوں کی طرح گر چکی ہیں۔ ترکیے کے ڈیزاسٹر منیجمنٹ ڈیپارٹمنٹ نے کہا کہ 6 فروری کو کہرامنماراس کے علاقے میں شدت کے زلزلے کے بعد اب تک کل 435 زلزلے ریکارڈ کیے جا چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ زلزلے کے بعد سے راحت اور بچاؤ کے کاموں کے لیے اب تک کل 60217 اہلکار اور 4746 گاڑیاں اور تعمیراتی سامان تعینات کیا گیا ہے۔ ترکیے میں زلزلے کے بعد دنیا بھر کے ممالک نے مدد کا ہاتھ بڑھا دیا، امدادی اور بچاؤ کے کاموں کے لیے مجموعی طور پر 70 ممالک کی ٹیمیں ترکی پہنچ گئی ہیں لیکن ملک کا خراب موسم امداد اور بچاؤ میں رکاوٹ بنا ہوا ہے۔ زلزلے کے بعد ہندوستان نے بھی مدد کا ہاتھ بڑھایا ہے۔ ہندوستان نے چار سی-17 طیارے بھیجے ہیں، جن میں امدادی سامان اور فوجی اہلکار تھے۔ 108 ٹن سے زیادہ وزنی امدادی پیکج ترکیے بھیجے گئے ہیں۔ این ڈی آر ایف کے تلاش اور بچاؤ کے کام میں ماہرین کی ٹیمیں ہندوستان سے ترکیے بھیجی گئی ہیں۔ ان کے ساتھ ساز وسامان، گاڑیاں اور ڈاگ اسکواڈز اور 100 سے زائد فوجی اہلکار ہیں۔ ان ٹیموں کو زلزلہ سے متاثرہ علاقوں میں لوگوں کو تلاش کرنے اور ان سے نکالنے کے لیے خصوصی آلات بھیجے گئے ہیں، جو ملبے سے بچاؤ کے آپریشنز (سی ایس ایس آر) کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ امدادی سامان میں پاور ٹولز، لائٹنگ کا سامان، ایئر لفٹنگ بیگز، چھینسا، اینگل کٹر، روٹری ریسکیو آری وغیرہ شامل ہیں۔

”ترکی وشام کے متاثرین کی بھرپور مدد کریں: مولانا رابع حسنی ندوی

نئی دہلی: 8؍فروری (پریس نوٹ) دو روز قبل ترکی وشام میں آنے والے زلزلہ نے پوری انسانی برادری کو ہلا کر رکھ دیا، واقعہ انتہائی المناک، غم انگیز اور تڑپا دینے والا ہے، جس میں ہزاروں نوجوان، بوڑھے، بچے، مرد اور عورتیں لمحوں میں تہِ خاک دفن ہو گئے، فلک بوس، خوبصورت اور شاندار عمارتیں پلک جھپکتے ہی زمین پر آپڑیں، اس موقع پر ترکی اور شام کے پریشان حال لوگوں کی مدد کرنا پورے سماج کا انسانی فریضہ ہے، ہمارے وطن عزیز ہندوستان کے بشمول مختلف ملکوں نے متاثرین کی طرف مدد کا جو ہاتھ بڑھایا ہے وہ بہت ہی لائق تحسین ہے۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ اس موقع پر تمام مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ فراخ دلی کے ساتھ متاثرین کی مدد کریں، ملک کی جو معتبر تنظیمیں ریلیف کے لیے کام کر رہی ہیں، ان کے ذریعہ اپنی مدد پہنچائیں، نیز مسلمان اس حقیقت کو یاد رکھیں کہ دنیا میں جو بھی حالات پیش آتے ہیں، وہ سب اللہ کی مرضی سے پیش آتے ہیں، لہٰذا اس موقع پر ہمیں دعاؤں کا خاص اہتمام کرنا چاہیے۔

اترپردیش حکومت نے ہند-نیپال سرحد پر واقع 1500 مدرسوں کی فنڈنگ کی تفصیلات جمع کرنے کی ضلع اقلیتی افسران کو دی ہدایت

لکھنؤ: اترپردیش حکومت نے ہند-نیپال سرحد پر چلنے والے تقریباً 1500 غیر تسلیم شدہ مدارس تک پہنچنے والے فنڈز کے ذرائع کا پتہ لگانے اور وہاں زیر تعلیم طلبا کی تعداد کے بارے میں معلومات اکٹھا کرنے کی مشق شروع کر دی ہے۔ اترپردیش مدرسہ ایجوکیشن بورڈ کے رجسٹرار جگ موہن سنگھ نے مختلف اضلاع کے اقلیتی بہبود کے افسران کو لکھے خط میں سرحد پر چلنے والے مدارس کی آمدنی اور اخراجات کے ریکارڈ کے ساتھ طلبا کی تعداد کی تفصیلات طلب کی ہیں۔ رپورٹ کے مطابق مدارس کو 3 زمروں میں تقسیم کیا جائے گا۔ پہلے زمرے میں 100 سے 200 طلبا کی تعداد والے مدارس کی فہرست دی جائے گی، جبکہ دوسرے زمرے میں 200 سے 500 سے زائد طلبا کے اندراج والے مدارس کی فہرست دی جائے گی اور آخری زمرے میں 500 سے زائد طلبا کی فہرست ہوگی۔ گورکھپور کے اقلیتی بہبود کے افسر آشوتوش پانڈے نے کہا کہ اس سلسلے میں ایک مکتوب موصول ہوا ہے اور اس مشق کا مقصد مدرسہ بورڈ کی ویب سائٹ کے ریکارڈ کو اپ ڈیٹ کرنا ہے۔ یہ مدارس بلرام پور، شراوستی، مہاراج گنج، سدھارتھ نگر، بہرائچ اور لکھیم پور کھیری اضلاع میں واقع ہیں۔ خیال رہے کہ گزشتہ سال ستمبر-اکتوبر میں ریاستی حکومت کے 46 روزہ مدارس سروے کے دوران 12 پہلوؤں پر معلومات طلب کی تھیں، جن میں ان کے فنڈنگ کے ذرائع بھی شامل تھے، ان میں سے زیادہ تر مدارس کا دعویٰ تھا کہ ان کے اخراجات کولکاتا، چنئی، ممبئی، دہلی اور حیدرآباد جیسے شہروں سے حاصل ہونے والی زکوٰۃ سے پورے ہوتے ہیں، تاہم کہا گیا تھا کہ ان تک رقم پہنچنے کا کوئی ریکارڈ نہیں تھا۔

مساجد کی تعمیر کے دوران خواتین کی نماز گاہ کے لیے بھی جگہ مختص کی جائے: آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ

نئی دہلی: 8؍فروری (پریس نوٹ) آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے دوسری عرضی میں سپریم کورٹ میں اپنا حلف نامہ داخل کیا ہے جس میں مسلم خواتین کے نماز کی ادائیگی کے لیے مساجد میں داخلے کی بابت ہدایت کی درخواست کی گئی ہے۔ یہ حلف نامہ صاف صاف پہلے حلف نامہ کے مطابق ہے، جو بورڈ کی طرف سے سپریم کورٹ کے سامنے اسی طرح کی درخواست میں دائر کیا گیا تھا۔ بورڈ اسلامی نصوص کے لحاظ سے اپنی رائے سے مطابقت رکھتا ہے کہ مسلم خواتین کے مساجد میں داخل ہونے اور نماز یا باجماعت نماز پڑھنے پر کوئی ممانعت نہیں ہے۔ تاہم ایک ہی صف میں مرد وخواتین کے اختلاط کو اسلام کے متعین اصول کے مطابق ممانعت ہے۔ اگر گنجائش ہو تو مسجد انتظامیہ عورتوں کے لئے علیحدہ انتظام کرے۔ بورڈ نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ درخواست گزار کی طرف سے مکہ میں حجر اسود کے ارد گرد طواف کی حالیہ پٹیشن میں نماز کے استدلال پر جو مثال پیش کی گئی ہے وہ نماز کی ادائیگی کے حوالے سے گمراہ کن ہے۔ مکہ مکرمہ میں بھی خانہ کعبہ کے اطراف کی تمام مساجد میں مرد وزن کو اختلاط کے ساتھ نماز پڑھنے کی اجازت نہیں ہے۔ اسی طرح، یہ مسئلہ ہندوستان میں موجودہ مساجد میں دستیاب سہولت پر منحصر ہے، اگر موجودہ عمارت/جگہ ایسے انتظامات کی اجازت دیتی ہے تو انتظامی کمیٹیاں خواتین کے لیے الگ الگ جگہیں بنانے کے لیے آزاد ہیں۔ حلف نامے میں بیان کردہ اس موقف کے علاوہ بورڈ مسلم کمیونٹی سے بھی اپیل کرتا ہے کہ جہاں بھی نئی مساجد تعمیر کی جائیں وہاں خواتین کے لیے مناسب جگہ بنانے کے اس مسئلے کو ذہن میں رکھا جائے۔

آسام: چائلڈ میرج کے خلاف جاری گھر کے مردوں کی گرفتاریوں سے خواتین برہم

آسام کی بی جے پی حکومت نے چائلڈ میرج کے معاملوں میں گرفتاری کی مہم گزشتہ دنوں شروع کی تھی جس پر ہنگامہ دن بہ دن تیز ہوتا جا رہا ہے۔ آسام میں گزشتہ اتوار کو خبر آئی تھی کہ ایک خاتون نے اپنے والد کی گرفتاری کے خوف سے خودکشی کر لی ہے۔ اب ایک خاتون نے دھمکی دی ہے کہ چائلڈ میرج کے خلاف چلائی جا رہی مہم میں اس کے گھر والوں کو گرفتار کیا گیا تو وہ خودکشی کر لے گی۔ گویا کہ گھر کے مردوں کی گرفتاری سے خواتین بہت برہم ہیں اور حکومت کی کارروائی کے خلاف آواز اٹھا رہی ہیں۔ ایک طرف جہاں چائلڈ میرج کرنے اور کروانے والوں کے خلاف تیزی کے ساتھ کارروائی ہو رہی ہے، وہیں دوسری طرف ریاست میں کئی خواتین اپنے اپنے گھر کے مردوں کی گرفتاری کے خلاف مظاہرہ کر رہی ہیں۔ چائلڈ میرج کے خلاف چل رہی مہم کے تحت اب تک آسام میں 4000 سے زائد معاملے درج کیے جا چکے ہیں۔ اب تک 2441 لوگوں کی گرفتاری بھی عمل میں آچکی ہے۔ پولیس کی سخت کارروائی نے ریاست میں زبردست ہنگامہ پیدا کر دیا ہے۔ ایک طرف جہاں ہیاں کی خواتین اس کارروائی کی مخالفت کرتے ہوئے سڑکوں پر اتر آئی ہیں، تو وہیں دوسری طرف اپوزیشن پارٹیاں بھی ریاستی حکومت پر خوب تنقید کر رہی ہیں۔ الزام لگایا جا رہا ہے کہ حکومت کی یہ ساری کارروائی انہی علاقوں میں ہو رہی ہیں جہاں مسلمانوں کی آبادی زیادہ ہے۔ گرفتار ہوئے لوگوں کے اعداد وشمار پر نظر ڈالنے سے بھی کچھ ایسا ہی اندازہ ہوتا ہے۔ چائلڈ میرج کے خلاف کارروائی کے تحت دھبری ضلع میں جتنی بھی گرفتاریاں ہوئی ہیں ان میں 80 فیصد مسلم افراد ہیں۔ اس کے علاوہ این ایف ایچ ایس-5 کے اعداد وشمار بتاتے ہیں کہ اس علاقے میں 20 سے 24 سال کی عمر کی تقریباً 51 فیصد خواتین ایسی ہیں جن کی شادی 18 سال کی عمر پار کرنے سے پہلے کرا دی گئی تھی۔ علاوہ ازیں ساؤتھ سلمارا بھی آسام کا ایک مسلم اکثریتی ضلع ہے جو چائلڈ میرج کے معاملے میں دوسرے مقام پر رہا۔ یہاں 7.44 فیصد لڑکیوں کی شادی 18 سال سے پہلے ہی ہو گئی تھی۔ آسام میں چائلڈ میرج کے خلاف چل رہی مہم پر سیاست بھی شروع ہو گئی ہے۔ حیدرآباد سے رکن پارلیمنٹ اور اے آئی ایم آئی ایم چیف اسدالدین اویسی کا الزام ہے کہ آسام کی بی جے پی حکومت اس کارروائی کے نام پر ریاست کے مسلمانوں کو ہدف بنا رہی ہے۔ آل انڈیا یونائیٹڈ ڈیموکریٹ فرنٹ (اے آئی یو ڈی ایف) کے مولانا بدرالدین اجمل نے بھی ریاستی حکومت کے اس فیصلے پر سوال اٹھائے ہیں۔ ان کی پارٹی کے رکن اسمبلی امین الاسلام نے اس کارروائی کو بجٹ کی خامیوں سے بچنے اور اڈانی کے ایشوز سے لوگوں کا دھیان بھٹکانے کی کوشش بتایا ہے۔ حالانکہ وزیر اعلیٰ ہیمنت بسوا سرما نے اس کارروائی کو پوری طرح سے غیر جانبدار اور سیکولر قرار دیا ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ اس سے کسی خاص طبقہ کو ہدف نہیں بنایا جا رہا ہے۔

پلاسٹک کی خراب بوتلوں سے تیار جیکٹ پہن کر پارلیمنٹ پہنچے پی ایم مودی

وزیر اعظم نریندر مودی آج جب پارلیمنٹ پہنچے تو کئی لوگوں کی نگاہیں ان کے جیکٹ پر مرکوز ہو گئیں۔ دراصل انھوں نے جو جیکٹ پہن رکھی تھی وہ پلاسٹک کی خراب بوتلوں کو ’ری سائیکل‘ کر کے تیار کی گئی ہے۔ گزشتہ پیر کے روز ہی بنگلورو میں ’انڈیا انرجی ویک‘ میں انڈین آئل کارپوریشن نے پی ایم مودی کو یہ جیکٹ بطور تحفہ پیش کیا تھا۔ کمپنی نے اسی طرح سے پلاسٹک کی خراب بوتلوں سے لباس بنانے کا منصوبہ تیار کیا ہے۔ اسے ’اَن بوٹلڈ‘ نام دیا گیا ہے۔ آئیے جانتے ہیں وزیر اعظم مودی کی اس خاص جیکٹ کے بارے میں کچھ اہم باتیں۔ دراصل انڈین آئل کارپوریشن نے ہر سال 10 کروڑ پی ای ٹی بوتلوں کو ری سائیکل کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ ری سائیکل ہونے والی ان بوتلوں سے کپڑے بنائے جائیں گے۔ ٹرائل کے طور پر انڈین آئل کارپوریشن کے ماہرین نے جیکٹ تیار کی تھی جسے پی ایم مودی کو بطور تحفہ پیش کیا گیا۔ انڈین آئل کے مطابق ایک یونیفارم کو بنانے میں مجموعی طور پر 28 بوتلوں کو ری سائیکل کیا جاتا ہے۔ کمپنی کا منصوبہ ہے کہ ہر سال 10 کروڑ پی ای ٹی بوتلوں کو ری سائیکل کیا جائے تاکہ ماحولیات کے تحفظ میں مدد بھی ہو اور پانی کی بھی بچت ہو۔ قابل ذکر ہے کہ کاٹن کو رنگنے میں کثیر مقدار میں پانی کا استعمال کیا جاتا ہے جبکہ پالیسٹر کی ڈوپ ڈائنگ کی جاتی ہے۔ اس میں پانی کی ایک بوند کا بھی استعمال نہیں ہوتا ہے۔

اوقاتِ نماز

برائے شہر حیدرآباد دکن و اطراف

بہ تاریخ: 17 رجب المرجب 1444ھ

بہ مطابق 9 فروری 2023ء بروز جمعرات

	ابتداء	انتہاء
فجر	5:44	6:40
ظہر	12:40	4:38
عصر	4:39	6:19
مغرب	6:20	7:28
عشاء	7:29	5:22
شروع اشراق	7:00	
زوال	12:30	
ختم سحر	5:33	
افطار	6:25	

نوٹ: سحری کا بالکل انتہائی وقت لکھ دیا گیا ایک منٹ کی تاخیر سے بھی روزہ نہیں ہوگا۔

جادوگری، کرامت یا فن؟

انڈیا میں سینکڑوں ہزاروں مذہبی گرو ہیں لیکن گذشتہ دو ہفتوں سے روحانی طاقتوں کا دعویٰ کرنے والا ایک نیا متنازع گرو شہ سرخیوں میں ہے۔

دھیریندرا کرشنا شاستری کے، جو بھاگیشور دھام سرکار کے نام سے مشہور ہیں، حامیوں کا دعویٰ ہے کہ ان کے پاس روحانی طاقتیں ہیں جن کی مدد سے وہ بیماروں کو ٹھیک کر دیتے ہیں، لوگوں کو جن بھوتوں کے چنگل سے نکال سکتے ہیں اور کاروبار اور مالی مسائل سے نمٹنے میں لوگوں کی مدد کر سکتے ہیں۔

26 سالہ دھیریندرا انڈین ریاست مدھیہ پردیش کے بھاگیشور دھام مندر کے چیف پنڈت ہیں۔ وہ رنگین لباس، اور 18ویں صدی کے مہاراشٹرا کے حکمرانوں کی طرز کی ٹوپی پہنتے ہیں۔ ان کے مطابق بہت سے سیاستدان اور حکومتی وزرا ان کے پیروکار ہیں۔ وہ انڈیا میں ٹی وی اور سوشل میڈیا پر بہت مقبول ہیں۔

حالیہ ہفتوں کے دوران انڈیا کے ہندی زبان کے نیوز چینلز نے سینکڑوں گھنٹے گرو اور ان کی طاقتوں کے متعلق رپورٹ کیا ہے۔ اور مذہب کی تبدیلی اور بین المذاہب شادیوں جیسے متنازع موضوعات پر ان کے بیانات کو اب 'بریکنگ نیوز' کے طور پر رپورٹ کیا جا رہا ہے۔

ان کے سوشل میڈیا فالوورز کی تعداد تیزی سے بڑھ کر 75 لاکھ تک پہنچ گئی ہے، فیس بک پر 34 لاکھ فالوورز، یوٹیوب پر 39 لاکھ سبسکرائبرز، انسٹاگرام پر تین لاکھ فالوورز جبکہ ٹوئٹر پر 72 ہزار ہیں۔ ان کی چند مقبول ترین ویڈیوز کو تین سے دس ملین کے درمیان دیکھا جا چکا ہے۔

دھیریندرا شاستری جنوری میں اس وقت قومی منظرنامے پر ابھرے جب ایک معروف عقلیت پسند نے ان کے دعوؤں پر سوال اٹھایا کہ ان کے پاس بیماروں کو ٹھیک کر دینے والی قوتیں ہیں اور وہ لوگوں کے ذہن پڑھ سکتے ہیں۔

شیام مانو نے، جو اپنی تنظیم اندھا شردھا نرمولن سمیتی کے ذریعے توہم پرستی کے خلاف تحریک چلاتے ہیں، پیشکش کی تھی کہ اگر شاستری ان کے منتخب کردہ 10 لوگوں کے ذہنوں کو صحیح طریقے سے پڑھ لیں گے تو وہ انھیں 30 لاکھ روپے ادا کریں۔

مانو نے دھیریندرا شاستری کو یہ چیلنج اس وقت دیا تھا جب وہ مہاراشٹرا کے شہر ناگپور میں ایک کیمپ لگائے بیٹھے تھے۔ مانو کا تعلق بھی اسی ریاست سے ہے۔ جب دھیریندرا شاستری ان کا چیلنج قبول کیے بنا شہر سے چلے گئے تو بعض لوگوں نے کہا کہ وہ بھاگ گئے ہیں۔

اس کے بعد سے، شاستری نے متعدد ٹی وی انٹرویوز دیتے ہوئے اس بات سے انکار کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ اس چیلنج کے لیے تیار ہیں، لیکن مہاراشٹر میں نہیں بلکہ انھوں نے اس کے لیے ایک 'غیر جانبدار' مقام ریاست چھتیس گڑھ کی تجویز پیش کی ہے۔ لیکن مانو کا کہنا ہے کہ شاستری نے مہاراشٹر میں اپنے سپر پاورز کا دعویٰ کیا ہے تو انھیں ثابت بھی یہیں کرنا ہو گا۔

جب سے یہ تنازع شروع ہوا ہے، کچھ خبروں کے مطابق مانو کو جان سے مارنے کی دھمکیاں موصول ہوئی ہیں اور پولیس نے ان کی سکیورٹی بڑھا دی ہے۔ کچھ دن پہلے دھریندرا شاستری نے بھی پولیس کو شکایت درج کروائی تھی کہ انھیں بھی فون پر جان سے مارنے کی دھمکی ملی تھی۔

تنازع اور بے تحاشہ میڈیا کوریج کے دوران ایک مرکزی ٹی وی چینل کے رپورٹر کی جانب سے ان کے سامنے گھٹنے ٹیکنے اور لوگوں کو صحت یاب کرنے اور ان کے ذہنوں کو پڑھنے کی صلاحیت کے دعوؤں کو فروغ دینے سے ان کی مقبولیت میں اضافہ ہوا ہے۔

بھاگیشور دھام مندر کی جانب سے جاری کردہ یوٹیوب ویڈیوز میں وہ بڑے بڑے اجتماعات میں ہزاروں لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ایک ریلی میں انھوں نے دعویٰ کیا کہ 'یہاں چار لاکھ افراد موجود ہیں'۔

سٹیج اور ٹی وی سکرین پر وہ اکثر بہت متحرک دکھائی دیتے ہیں، اپنی باتوں پر تالیاں بجاتے ہوئے نظر آتے ہیں اور وہ ایسے ہنستے ہیں، جیسے کسی لطیفے پر ہنس رہے ہو۔

بعض اوقات وہ اپنی نشست پر بھی اوپر نیچے گھومتے ہیں، کیمرے کی طرف اشارہ کرتے ہیں، خود سے بڑبڑاتے ہیں اور مختلف آوازوں میں بولتے ہیں۔

ایک ایسے ہی اجتماع میں انھوں نے ہجوم میں سے ایک 'مکیش نامی شخص کو بلایا جس نے صرف بنیان پہن رکھی تھی'۔

جب وہ شخص سٹیج پر آیا تو انھوں نے اس سے بات کیے بنا مکیش کے مسائل کو ایک کاغذ کے ٹکڑے پر لکھا اور جب انھوں نے اس کے مسائل کو پڑھا تو مکیش نے ان سے اتفاق کیا۔

ایک اور موقع پر انھوں نے ایک ماں کو کچھ منتر لکھ کر دیے جس کے بچے کو دورے پڑتے تھے۔ اور اسے بتایا کہ 'یہ منتر آپ نے روزانہ پڑھنا ہے، یہ آپ کے بیٹے کی مدد کرے گا اور آپ کی مالی مشکلات بھی دور کرے گا'۔

اس طرح کی پرفارمنس نے شاستری کو ایک 'معجزانہ صلاحیتوں کے حامل فرد' کے طور پر شہرت دلائی ہے، ان کے حامیوں کا دعویٰ ہے کہ 'ان کی تیسری آنکھ ہے، اور وہ آپ کے دل، دماغ اور روح کے اندر جھانک سکتے ہیں'۔

لیکن ناقدین ان پر جادو ٹونے، توہم پرستی پھیلانے اور 'بھونڈی چالوں' سے عوام کو متاثر کرنے کا الزام لگاتے ہیں۔

جادوگر اور ذہن پڑھنے والے چند افراد بھی کچھ دنوں کے دوران یہ ثابت کرنے کے لیے سامنے آئے ہیں کہ وہ بھی اسی طرح کے کارنامے انجام دے سکتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ صرف ایک فن ہے نہ کہ کوئی 'خدائی صلاحیت'۔

ایک جادوگر اور ذہن پڑھنے والی ماہر سوہانی شاہ نے ایک نیوز چینل کو بتایا کہ 'وہ جو کر رہا ہے وہ ذہن پڑھنا ہے۔ آپ اسے معجزہ نہیں کہہ سکتے۔ یہ ایک فن ہے، ایک ہنر ہے جو سیکھا جاتا ہے۔ اگر کوئی آپ کو بتائے کہ یہ ایک معجزہ ہے، تو وہ توہم پرستی پھیلا رہا ہے، وہ جھوٹ پھیلا رہا ہے'۔

تاہم شاستری کا کہنا ہے کہ 'ان پر توہم پرستی کو فروغ دینے کا جھوٹا الزام لگایا جا رہا ہے' اور انھوں نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ وہ 'ہر مسئلے' کو حل کر سکتے ہیں۔

حتیٰ کہ کچھ سرکردہ ہندو مذہبی رہنماؤں نے بھی ان کی قابلیت پر سوال اٹھائے ہیں۔ ان میں سے ایک کا کہنا ہے کہ اگر شاستری واقعی معجزات کرنے کے قابل ہیں، تو انھیں ہمالیہ کے شہر جوشی متھ کے ان مکانات کی مرمت کرنی چاہیے جن میں دراڑیں پڑ چکی ہیں۔

دھریندرا شاستری بظاہر اپنے اقلیت مخالف بیانات اور انڈیا کو ہندو راشٹر (قوم) بنانے کا مطالبہ کرنے پر بھی سیاسی تنازعات کی زد میں ہیں۔

ان پر پچھلے سال اس وقت 'اچھوت' ہونے کے نظریے پر عمل کرنے کا بھی الزام لگایا گیا تھا جب ایک ویڈیو وائرل ہوئی تھی جس میں انھیں ایک آدمی سے یہ کہتے ہوئے دیکھا گیا تھا کہ 'مجھے مت چھونا... تم اچھوت ہو'۔

لیکن انھیں دائیں بازو کے بہت سے ہندو رہنماؤں کی نمایاں حمایت حاصل ہے، جو کہتے ہیں کہ انھیں ہندوؤں کے تبدیلی مذہب کی مخالفت کرنے پر نشانہ بنایا جا رہا ہے۔

حکمران بھارتیہ جنتا پارٹی کے رہنما کپل مشرا نے حال ہی میں ٹویٹ کیا کہ 'اگر کوئی مذہب کی تبدیلی کے خلاف بات کرتا ہے تو...... (ان پر) جھوٹا الزام لگایا جائے گا اور ان پر حملہ کیا جائے گا۔ بھاگیشور مہاراج کے خلاف حملوں کے پیچھے یہی وجہ ہے۔ اسی لیے ہم ان کے ساتھ ہیں'۔

شاستری اکثر اپنے آپ کو ایک 'گنوار' اور 'ایک ان پڑھ آدمی' کے طور پر بیان کرتے ہیں اور مندر کی سرکاری ویب سائٹ کے مطابق 'وہ بچپن سے ہی مذہب میں دلچسپی رکھتے تھے اور اکثر سکول سے بھاگ کر مندر آتے تھے'۔

وہ سنہ 1996 میں چھترپور ضلع کے گڈا گاؤں کے ایک غریب برہمن خاندان میں پیدا ہوئے، انھوں نے خاندان کی مالی مدد کے لیے تعلیم چھوڑ دی۔

ان کے سکول کے ایک ساتھی نے بی بی سی ہندی کو بتایا کہ چند سال قبل شاستری ایک سال کے لیے غائب ہو گئے تھے۔ ان کی واپسی کے بعد ہی سیاست دان اور دیگر بااثر لوگ ان سے ملنے مندر آنے لگے۔

اس کا کہنا تھا کہ 'پانچ سال قبل تک وہ موٹر سائیکل پر سفر کرتے تھے لیکن آج وہ درجنوں گاڑیوں کے کارواں میں سفر کرتے ہیں اور ملک اور بیرون ملک اکثر نجی طیاروں میں سفر کرتے ہیں'۔

(بہ شکریہ: بی بی سی اردو)

اک شخص کی یادوں کو بھلانے کے لیے ہیں

اشعار مرے یوں تو زمانے کے لیے ہیں
کچھ شعر فقط ان کو سنانے کے لیے ہیں

اب یہ بھی نہیں ٹھیک کہ ہر درد مٹا دیں
کچھ درد کلیجے سے لگانے کے لیے ہیں

سوچو تو بڑی چیز ہے تہذیب بدن کی
ورنہ یہ فقط آگ بجھانے کے لیے ہیں

آنکھوں میں جو بھر لو گے تو کانٹوں سے چبھیں گے
یہ خواب تو پلکوں پہ سجانے کے لیے ہیں

دیکھوں ترے ہاتھوں کو تو لگتا ہے ترے ہاتھ
مندر میں فقط دیپ جلانے کے لیے ہیں

یہ علم کا سودا یہ رسالے یہ کتابیں
اک شخص کی یادوں کو بھلانے کے لیے ہیں

جاں نثار اختر

کاماریڈی کے مستقر موتہ میں مسجد کے باؤنڈری وال کا بلڈوزر کے ذریعہ انہدام

پولیس میں شکایت کے باوجود خاطی سرعام گھوم رہے ہیں، مساجد کے معاملہ میں اس طرح کا رویہ افسوس ناک، جمعیۃ علماء کا اظہار مذمت

حیدرآباد: 8/فروری (پریس نوٹ) مستقر موتہ ضلع کاماریڈی کی چارسو سالہ قدیم عالمگیر مسجد کی باؤنڈری وال کو مخصوص فرقہ کی جانب سے دن دہاڑے بلڈوزر سے منہدم کر دیا گیا۔ اس خصوص میں علاقہ کے مسلمانوں نے جمعیت علماء ضلع کاماریڈی کے ذمہ داران محترم حافظ فہیم صاحب صدر و جناب عظمت علی صاحب جنرل سیکریٹری ضلع جمعیت سے رابطہ کیا۔ ان حضرات کے کہنے پر فی الفور پولیس اسٹیشن میں ایف آئی آر درج کی گئی، لیکن اس کے باوجود خاطیوں کی گرفتاری اب تک عمل میں نہیں آئی، حالانکہ مسجد کی باؤنڈری وال گرانے کے ویڈیوز و فوٹوز موجود ہیں۔ ان تمام کے باوجود خاطیوں کیخلاف کسی بھی قسم کی کارروائی نہ ہونے کی وجہ سے مسلمانوں میں بڑی شدید بے چینی دیکھی جارہی ہے۔ اس خصوص میں جمعیت علماء کاماریڈی کے جنرل سیکریٹری جناب عظمت علی صاحب نے مفتی محمود زبیر قاسمی سے رابطہ کرتے ہوئے ایس پی سے ملاقات کا فیصلہ کیا اور مفتی زبیر صاحب نے ریاستی ہوم منسٹر صاحب کو فون کیا اور فوٹوز اور ویڈیوز انہیں روانہ کیں۔ اس خصوص میں جمعیت علماء تلنگانہ و آندھرا پردیش کے صدر محترم حضرت مولانا مفتی غیاث الدین رحمانی صاحب نے پولیس اور حکومت کے رویہ پر شدید غم وغصہ کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ کلکٹریٹ مسجد نظام آباد کا مسئلہ، سیکریٹریٹ مساجد کا مسئلہ، عنبر پیٹ مسجد کا مسئلہ اور اس وقت کاماریڈی کی موضع موتہ کی مسجد کا مسئلہ اس سلسلے میں حکومت اور خاص طور پر پولیس انتظامیہ کا جو رویہ ہے وہ انتہائی تکلیف دہ ہے۔ مسلمان صبر کے ساتھ قانون کا سہارا لے کر اس معاملے میں پولیس اور حکومت سے تعاون کی امید رکھتے ہیں، لیکن حکومت اور انتظامیہ کا رویہ اس خصوص میں مسلمانوں کو بہلانے کا رہا ہے۔ انھوں نے ہوم منسٹر جناب محمود علی صاحب سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ فی الفور اس مسئلہ کا نوٹ لیں اور خاطیوں کی گرفتاری کو یقینی بنائیں تاکہ علاقہ میں فرقہ پرست اور نفرت پھیلانے والے عناصر بدامنی نہ پھیلا سکیں اور مسلمانوں کا انتظامیہ پر اعتماد بحال ہو۔

عثمانیہ یونیورسٹی کے پروفیسر قاسم و دیگر کے خلاف مقدمات، پراوین کمار کا ردعمل

حیدرآباد 8 فروری (یو این آئی) تلنگانہ بی ایس پی کے صدر آر ایس پراوین کمار نے عثمانیہ یونیورسٹی کے پروفیسر قاسم اور دیگر 20 پروفیسروں کے خلاف مقدمات کے اندراج کے معاملہ پر ردعمل ظاہر کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ پروفیسر قاسم اور دیگر 20 پروفیسروں کے خلاف غیر قانونی مقدمات کی سخت مذمت کرتے ہیں جو یونیورسٹیوں میں فیکلٹی کی تقرری کے لیے پرامن طریقے سے جدوجہد کر رہے ہیں۔ سوشیل میڈیا کے اہم پلیٹ فارم ٹوئیٹر پر سرگرم پراوین کمار نے اس خصوص میں کئے گئے ٹوئیٹ میں کہا کہ تلنگانہ کے تعلیمی نظام کو تباہ کرنے، سستی شراب تقسیم کرنے اور نسل کو تباہ کرنے کا مقدمہ وزیر اعلی کے خلاف درج کیا جانا چاہیئے۔

دورِ حاضر میں "مدارس اسلامیہ قرآنی تعلیم وتربیت کے اہم مراکز"

مسجد قطب شاہی بازارگارڈ میں اشاعت الخیر ٹرسٹ کا جلسۂ عظمت قرآن مجید

مولانا محمد شاہد، مفتی معصوم ثاقب و دیگر علماء کے خطابات

حیدرآباد: 8/فروری (عصر حاضر) ربِ کریم کے نہ ختم ہونے والے احسانات میں سے ایک بڑا عظیم الشان احسان "قرآن مجید ہے" ربِ کریم ہر دور میں حضرات انبیاء و مرسلین علیھم الصلاۃ والتسلیم اور آسمانی کتب وصحف کے ذریعے بنی نوع انسان کی صلاح وفلاح کا کام لیتا رہا، آخر میں ہمارے آقا و مولا ﷺ کو مبعوث فرمایا اور آپ ﷺ پر اپنا کلام نازل فرمایا، اللہ بے مثال، پیغمبر آخر الزماں ﷺ کا کوئی ثانی نہیں اور قرآن مجید کا کوئی بدل نہیں، ایسی لاجواب کتاب جو بے شمار خصائل سے متصف ہے مثلاً اس کا کوئی زمانہ متعین نہیں، یہ ہر دور کے لئے منجانب اللہ ہدایت نامہ ہے، اس کے لیے کوئی علاقہ مختص نہیں یہ تمام جہاں کے لیے ہے جب سے یہ نازل ہوا ہے تب سے ہر دور میں مکمل اس کو سنانے والوں کی ایک بڑی جماعت موجود رہی یہی وہ کتاب ہے جس سے متعلق ہر چیز محفوظ ہے اس لیے اس کی حفاظت کی ذمہ داری ربِ کریم نے لے رکھی ہے، ان حقائق کا اظہار مولانا محمد شاہد (نبیرۂ شیخ الحدیث مولانا زکریا کاندھلویؒ) نے مسجد قطب شاہی بازارگارڈ میں بصدارت مولانا عبداللہ طیب القاسمی (ناظمِ اشاعت الخیر ٹرسٹ) (۱) مدارسِ اشاعت الخیر بازرگارڈ، (۲) مقطعہ مدار (۳) ٹولی چوکی (۴) یرہ کنٹہ طیبہ کالونی 115 طلبہ (بشمول 20 طالبات) کی تکمیل حفظ کے ضمن میں منعقدہ جلسۂ عظمت قرآن مجید" کو مخاطب کرتے ہوئے کیا، مولانا نے اپنے خطاب میں یہ بھی کہا کہ اللہ نے اس عظیم الشان کتاب کی نعمت سے ہم کو سرفراز فرمایا ہے اس کی صحیح معنی میں قدردانی کریں، مفتی معصوم ثاقب (رائے چوٹی) نے اپنے خطاب میں کہا کہ اس دور میں خصوصاً نسل نو کا ہاتھ پکڑنا اور انہیں قرآنی تعلیم وتربیت سے آراستہ کرنا بے حد ضروری ہے اور اس محاذ پر کام کرنا جنگی محاذ پر کام کرنے سے بڑھ کر ہے اس لیے کہ اس وقت جو نسلِ نو پروان چڑھ رہی ہے ان میں عموماً چار قسم کے مفاسد ہیں (1) ایک طرف حاکمانہ صفات کہ برسوں جن کے آباء واجداد نے حکمرانی کی مطلب رسی جل گئی مگر بل نہیں گئے، دوسری طرف محکومانہ مایوسی (2) جن کے آباء واجداد نے صدیوں پہلے اسلام تو قبول کرلیا تھا مگر بعض اعتقادات ورسومات جن کا ازالہ پورے طور پر نہ ہوسکا وہ رفتہ رفتہ اتنے بڑھ گئے کہ عام ہوگئے (۳) مغربی تہذیب کا عمومی رجحان واندھی تقلید (۴) دین سے دوری اور غفلت، مولانا نے کہا کہ مذکورہ خرابیوں سے نکالنے اور انہیں قرآنی تعلیم وتربیت سے بافیض کرنے کے لیے مدارسِ اسلامیہ اہم مراکز کا درجہ رکھتے ہیں، مفتی سید سبیل احمد (مدراس) نے حفاظ اور اولیائے طلبہ کو مبارکباد پیش کی اور اپنے خطاب میں حفظِ قرآن کے فضائل بیان کئے، صدرِ جلسہ مولانا احمد عبداللہ طیب نے شہر کے چار مدارس اشاعت الخیر کے علاوہ راجمندری اور کاکناڈا کے مدارس اور مکاتب کا مختصر سا تعارف پیش کیا، اس موقع پر مہمان علماء کے دستِ مبارک سے حفاظ کرام کو اسناد عطا کئے گئے جلسہ میں مولانا محمد بانعیم، مولانا ظفر جمیل، مولانا عبیدالرحمن اطہر، مولانا مصلح الدین، مولانا اکبر، موجود تھے، مولانا احمد عبداللہ طیب صاحب کی رقت انگیز دعا کے ساتھ ہی جلسہ کا اختتام عمل میں آیا۔

ملک کے موجودہ حالات میں جمعیۃ علماء ہند کا اجلاس انتہائی اہم: حافظ پیر شبیر احمد

دہلی کے رام لیلا میدان میں دونوں تلگو ریاستوں سے کثیر شرکت کرے گی

حیدرآباد: 8/فروری (پریس نوٹ) محترم حافظ پیر شبیر احمد صدر جمعیۃ علماء تلنگانہ و آندھرا پردیش نے جمعیۃ علماء ہند کے تاریخی اجلاس عام کے پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اس وقت ملک وملت کے جو حالات ہیں وہ ہم سے پوشیدہ نہیں۔ جمعیۃ علماء ہند ان حالات میں ہر محاذ پر ڈٹی ہوئی ہے اور ملی جذبہ کے ساتھ ظلم وستم اور غیر قانونی اقدامات کے خلاف سینہ سپر ہے۔ حالیہ دنوں میں بلڈوزر کی غیر منصفانہ کارروائی ہو، یا مدارس اسلامیہ کے تحفظ کا مسئلہ ہو، شان رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت، مسلم پرسنل لاء پر قدغن لگانے کی کوشش یا مسلمانوں کے خلاف منافرت اور اسلاموفوبیا کا معاملہ ہو، جمعیۃ علماء ہند آئینی، قانونی اور سماجی راہوں سے ہر ممکن جدوجہد کر رہی ہے اور ناانصافی کے سامنے بے خوف میدان عمل میں ہے۔ اسی حوصلے وعزم کے ساتھ جمعیۃ علماء ہند کا اجلاس مورخہ ۱۰/ ۱۱/ ۱۲/فروری ۲۰۲۳ء بمقام رام لیلا میدان دہلی زیر صدارت حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی صاحب دامت برکاتہم العالیہ منعقد ہونے جارہا ہے۔ اس اجلاس میں مولانا حافظ پیر شبیر احمد صدر جمعیۃ علماء تلنگانہ وآندھرا پردیش حافظ پیر خلیق احمد صابر جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء تلنگانہ وآندھرا پردیش علاوہ دونوں ریاستوں کے اضلاع سے تقریباً (253) سے زائد افراد اپنے اپنے سہولیت کے اعتبار سے کوئی ہوائی جہاز کوئی بذریعہ ٹرین اس اجلاس میں شرکت کرنے والے ہے اس کے علاوہ اس اجلاس میں ملک بھر سے راکین جمعیۃ علماء کرام، دانشوان ملک اور ذی شعور افراد شریک ہوکر اہم مسائل پر سنجیدہ غوروفکر کے ساتھ ملت اسلامیہ کی رہنمائی کریں گے۔

اڈانی گروپ معاملہ پر احاطۂ پارلیمنٹ میں بی آر ایس ایم پیز کا احتجاج

حیدرآباد 8 فروری (ذرائع) اڈانی معاملہ پر مباحث کا مطالبہ کرتے ہوئے بی آر ایس کے اراکین پارلیمنٹ نے احتجاج کیا۔ ان ارکان نے عاپ ارکان پارلیمنٹ کے ساتھ مل کر پارلیمنٹ کی کارروائی کا بائیکاٹ کیا۔ اڈانی کمپنیوں کے معاملات پر بحث کے لیے لوک سبھا اور راجیہ سبھا میں نوٹس دینے والی بی آر ایس نے مباحث کے معاملہ پر حکومت کے موقف پر شدید نکتہ چینی کی اور پارلیمنٹ کے احاطہ میں پلے کارڈس کے ساتھ احتجاج کیا اور نعرے بازی کی۔ ارکان پارلیمنٹ سریش ریڈی، پربھاکر ریڈی، رنجیت ریڈی، ایم کویتا، بی بی پاٹل کے ساتھ ساتھ بھارت پارلیمانی پارٹی کے لیڈر کے کیشوراو اور لوک سبھا میں پارٹی کے لیڈر ناما ناگیشور راؤ نے احتجاج میں حصہ لیا۔

گوہر شاہی اور اسکے متبعین اپنے کفریہ عقائد کی بنا پر اسلام سے خارج ہیں، مسلمان ان سے دور رہیں: اکابر علماء کرام

مرکز تحفظ اسلام ہند کے "پانچ روزہ تربیتی ورکشاپ" کے اختتام پر مولانا رابع حسنی و مفتی ابوالقاسم نعمانی کی سرپرستی اور امیر الہند مولانا ارشد مدنی کی صدارت میں "تحفظ ختم نبوتؐ کانفرنس" کا انعقاد!

بنگلور، 08/فروری (پریس ریلیز): گزشتہ دنوں مرکز تحفظ اسلام ہند کے زیر اہتمام منعقد "پانچ روزہ آن لائن تربیتی ورکشاپ بعنوان فتنہ گوہر شاہیت" کے اختتام پر ایک "عظیم الشان تحفظ ختم نبوتؐ کانفرنس" دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے ناظم اور آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے صدر حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی صاحب مدظلہ اور دارالعلوم دیوبند کے مہتمم و شیخ الحدیث اور کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر حضرت مفتی ابوالقاسم نعمانی صاحب مدظلہ کی سرپرستی اور امیر الہند حضرت مولانا سید ارشد مدنی صاحب مدظلہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں عالم اسلام کے ممتاز اکابر علماء کرام نے شرکت فرمائی اور اپنے قیمتی نصائح سے نوازا۔ اس موقع پر صدارتی خطاب کرتے ہوئے دارالعلوم دیوبند کے صدر المدرسین اور جمعیۃ علماء ہند کے قومی صدر امیر الہند حضرت مولانا سید ارشد مدنی صاحب مدظلہ نے فرمایا کہ ان دنوں طرح طرح کے فتنے خاص طور پر ختم نبوت کو چیلنج کرنے والے فتنے ابھر رہے ہیں، یہ فتنے وہی ہیں جو قرب قیامت کی علامات میں سے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ عقیدہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے، افسوس کہ آج بہت سارے مدعیان نبوت زمانے میں پائے جاتے ہیں اور لوگ ان پر ایمان لے آتے ہیں، اور کوئی مہدویت و مسیحیت کا دعویٰ کرتا ہے تو لوگ جہالت کی وجہ اس کو صحیح ماننے لگتے ہیں۔ جبکہ یہ سارے لوگ جھوٹے اور اسلام سے خارج ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنا جان و مال سب کچھ قربان کرکے اسلام کے ان بنیادی عقیدوں کی حفاظت کریں جس کے ذریعے ہمیں آخرت میں کامیابی حاصل ہوسکے۔ حضرت نے فرمایا کہ عقیدوں خاص کر عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کیلئے کام کرنا بڑی سعادت کی بات ہے، لہٰذا ہمیں اسکی حفاظت کیلئے کام کرتے رہنا چاہیے۔ اسی طرح اس کانفرنس سے کلیدی خطاب کرتے ہوئے کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر اور ام المدارس دارالعلوم دیوبند کے مؤقر مہتمم و شیخ الحدیث امیر ملت حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی صاحب مدظلہ نے فرمایا کہ گوہر شاہی کا فتنہ انتہائی خطرناک قسم کا فتنہ ہے۔ اور اس فتنہ سے واقفیت اور اسکا تعاقب نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ گوہر شاہی کے ایسے خطرناک کفریہ عقائد و نظریات ہیں جسے ایک عام مسلمان سننا بھی گوارا نہیں کرسکتا۔ مولانا نے فرمایا کہ ان کے باطل عقائد اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی، رسول اللہؐ اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی شان میں گستاخی، قرآن میں تحریف، کلمہ طیبہ میں تبدیلی اور اسلام کے ارکان خمسہ کی توہین، دعویٰ مہدویت وغیرہ پر مشتمل ہیں۔ یہاں تک کے اس فتنہ کا موجودہ داعی یونس الگوہر کہتا ہیکہ ریاض احمد گوہر شاہی رب الارباب یعنی اللہ کا بھی رب ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ ایسے گمراہ لوگوں اور باطل عقیدوں پر ایمان لانے والے یا تو پاگل ہیں، یا کسی لالچ یا دنیاوی مفاد کی وجہ سے وہ اس فتنہ میں شامل ہوگئے ہیں۔ جبکہ یہ فرقہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ حضرت نے

فرمایا کہ ہمارا سب سے قیمتی متاع ہمارا ایمان ہے اور اسکی حفاظت کرنا ہر ایک مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اسکی حفاظت کیلئے اپنے بچوں کو دین کی بنیادی تعلیم سے آراستہ کروائیں، تعلیم بالغاں کا نظم کریں، کالج کے طلباء و طالبات کیلئے اور گھروں میں دینی تعلیم کا نظام بنائیں، کیونکہ جب اسلام کی بنیادی تعلیم سے واقفیت رہے گی تو ان شاء اللہ ایمان سلامت رہے گا۔ اس موقع پر دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے ناظم اور آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے صدر مرشد الامت حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی صاحب مدظلہ نے فرمایا کہ یہ دور فتنوں کا دور ہے، فتنوں کی کثرت اور لوگوں کا تیزی کے ساتھ انکا شکار ہوجانا اس بات کی دلیل ہیکہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشنگوئی اس وقت پوری طرح صادق آرہی ہیکہ ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ اس میں فتنے ہی فتنے ہوں گے، آدمی صبح کو مسلمان ہوگا شام کو کافر ہوجائے گا اور شام کو مسلمان ہوگا تو صبح کو کافر ہوجائے گا۔ حضرت نے فرمایا کہ ایسے دور میں علماء کی ذمہ داری ہیکہ وہ ان فتنوں کا تعاقب کریں، لوگوں کو ان سے آگاہ کریں اور ایمان کے تحفظ کیلئے تدابیر کریں۔ حضرت نے فرمایا کہ بہت لوگوں نے مہدویت کا تو کبھی مسیحیت کا تو کبھی خدائی کا دعویٰ کیا، جس سے گمراہ فرقہ وجود میں آئے۔ انہیں میں سے ایک فتنہ گوہر شاہی کا فتنہ ہے جو ہندوستان میں پیر پھیلانے لگا ہے۔ ضرورت ہیکہ ان فتنوں کی حقیقت سے امت کو آگاہ کیا جائے اور امت کو بچانے کی تدابیر اختیار کی جائیں۔ اس موقع پر دارالعلوم دیوبند و دارالعلوم ندوۃ العلماء کے رکن شوریٰ اور مرکز تحفظ اسلام ہند کے سرپرست جانشین امام اہل سنت حضرت مولانا عبد العلیم فاروقی صاحب مدظلہ نے فرمایا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

لیکن بہت سے کذاب آئے جنہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اسی طرح سے بعض نے مہدویت و مسیحیت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ انہیں میں سے ایک ریاض احمد گوہر شاہی بھی ہے، جس نے مہدویت کا دعویٰ کیا۔ لیکن ایسے گمراہ لوگ ہمیشہ ناکام ہوئے اور علماء اسلام نے انکا بھرپور تعاقب کیا۔ اس موقع پر دارالعلوم دیوبند کے نائب مہتمم متکلم اسلام حضرت مولانا مفتی محمد راشد اعظمی صاحب مدظلہ نے فرمایا کہ فتنہ گوہر شاہی اس وقت کا عظیم فتنہ ہے۔ جن فتنوں کی حضور اکرم ﷺ نے پیشنگوئی کی ہے، انہیں میں سے ایک ریاض احمد گوہر شاہی اور یونس الگوہر کا فتنہ ہے۔ انکے عقائد اتنے خطرناک ہیں کہ مہدویت، مسیحیت، نبوت کے ساتھ ساتھ الوہیت کے بھی دعویدار ہیں۔ تصوف و سلوک کے راستے سے یہ امت کو گمراہ کررہے ہیں۔ لیکن یہ جس چیز کو روحانیت کہتا ہے درحقیقت وہ روحانیت نہیں بلکہ شیطانیت ہے۔ اس موقع پر دارالعلوم دیوبند کے استاذ حدیث پیر طریقت حضرت مولانا محمد سلمان بجنوری نقشبندی صاحب مدظلہ نے فرمایا کہ ریاض احمد گوہر شاہی نے روحانیت کے نام پر سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کیا۔ اور ہمارے لوگوں کا مسئلہ یہ ہیکہ وہ روحانیت کے نام پر کھنچے چلے آتے ہیں اور یہ نہیں دیکھتے کہ سامنے والا کون ہے؟ کیا واقعی وہ کوئی متبع سنت و شریعت اور شیخ طریقت ہے یا کوئی جعلی پیر ہے۔ اس موقع پر ورکشاپ کے مربی اور مجلس تحفظ ختم نبوتؐ تلنگانہ و آندھرا پردیش کے سکریٹری مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا محمد ارشد علی قاسمی صاحب مدظلہ نے فرمایا کہ زمانہ نبوت سے لیکر آج تک کفر اپنی ناکامی کے بعد اسلام کی جڑوں کو کمزور کرنے کیلئے میر جعفر اور میر صادق کا تلاش کرتا رہا ہے۔ اسی سلسلے کی ایک کڑی ریاض احمد گوہر شاہی بھی ہے۔ یہ لوگ سادہ لوح مسلمانوں کو اپنا شکار بناتے ہیں۔ لیکن جب تک امت مسلمہ بیدار رہے گی تب تک ان شاء اللہ کوئی ملعون ایمان پر ڈاکہ ڈال نہیں سکتا، لہٰذا ضرورت ہیکہ ہم اپنے اپنے مقام میں رہتے ہوئے ان فتنوں کے تعاقب کیلئے اور امت کے ایمان کی حفاظت کیلئے کوشاں رہیں۔ قابل ذکر ہیکہ یہ "پانچ روزہ آن لائن تربیتی ورکشاپ بعنوان فتنہ گوہر شاہیت" کے اختتام پر منعقد یہ "عظیم الشان تحفظ ختم نبوتؐ کانفرنس" مرکز تحفظ اسلام ہند کے بانی و ڈائریکٹر محمد فرقان کی نگرانی میں منعقد ہوئی۔ اس موقع پر تمام اکابر علماء کرام نے ادارہ مرکز تحفظ اسلام ہند اور پانچ روزہ آن لائن تربیتی ورکشاپ بعنوان فتنہ گوہر شاہیت کے مربی مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا محمد ارشد علی قاسمی صاحب مدظلہ کی خدمات کو سراہتے ہوئے خوب دعاؤں سے نوازا اور اسے وقت کی اہم ترین ضرورت بتایا۔ اختتام پر مرکز کے ڈائریکٹر محمد فرقان نے تمام اکابرین خدمت میں کلمات تشکر پیش کیا اور ام المدارس دارالعلوم دیوبند کے مہتمم و شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی صاحب مدظلہ کی رقت آمیز دعا سے یہ عظیم الشان "تحفظ ختم نبوتؐ کانفرنس" اختتام پذیر ہوئی۔

دہلی شراب گھوٹالہ کیس میں کویتا کا سابق سی اے گرفتار

حیدرآباد 8 فروری (عصر حاضر) دہلی شراب پالیسی معاملہ میں جاری جانچ کے حصہ کے طور پر سی بی آئی نے بدھ کو حیدرآباد کے چارٹرڈ اکاونٹنٹ (سی اے) بچی بابو گورنٹلہ کو دہلی شراب پالیسی کی تیاری اور اس پر عمل کے سلسلہ میں ان کے مبینہ رول پر گرفتار کرلیا۔ بابو، تلنگانہ کی حکمران جماعت بی آر ایس کی رکن قانون ساز کونسل کے کویتا کے سابق سی اے رہے ہیں۔ جانچ ایجنسی نے بابو کو دہلی شراب پالیسی کی تیاری اور اس پر عمل کرتے ہوئے حیدرآباد کی ہول سیل اور ریٹیل لائسنس رکھنے والوں اور ان کے مالکین کو غلط طریقہ سے فائدہ پہنچانے کا الزام لگایا ہے۔ گذشتہ سال دسمبر میں سی بی آئی نے مبینہ دہلی شراب گھوٹالے میں کویتا سے حیدرآباد میں پوچھ گچھ کی تھی۔ مرکزی ایجنسی نے اس معاملہ میں گذشتہ سال نومبر میں سات ملزمین کے خلاف پہلی چارج شیٹ داخل کی تھی۔

دھان کی پیداوار، تلنگانہ ملک میں دوسرے نمبر پر: وزیر زراعت

حیدرآباد 8 فروری (عصر حاضر) تلنگانہ کے وزیر زراعت نرنجن ریڈی نے کہا ہے کہ تلنگانہ کی تشکیل کے بعد 21 ہزار کروڑ روپے مالیت کی 6.71 کروڑ میٹرک ٹن دھان کی خریداری کی گئی۔ انہوں نے دعوی کیا کہ دھان کی پیداوار کے لحاظ سے تلنگانہ ملک میں پنجاب کے بعد دوسرے نمبر پر ہے۔ ریاستی حکومت کسانوں کی بہبود کو مدنظر رکھتی ہے اور پیشگی اناج کی خریداری کرتے ہوئے کسانوں کو رقم ادا کرتی ہے۔ انہوں نے تلنگانہ قانون ساز کونسل میں مختلف ارکان کی جانب سے پوچھے گئے سوالات کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ حکومت نے کورونا جیسے نازک وقت میں سات ہزار اناج خریداری مراکز کے ذریعہ کسانوں سے اناج اکٹھا کیا۔ پچھلے سال، ریاستی حکومت کی جانب سے متبادل فصلوں کی کاشت کی درخواست کے بعد، کسانوں نے مرکز کی طرف سے صرف کچے چاول خریدنے کی شرط کے پیش نظر دھان کی کاشت کم کردی تھی۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی حکومت کی ناکارہ پالیسیوں کی وجہ سے کسانوں کو مشکلات کا سامنا ہے۔ اسی لئے کسانوں کو متبادل فصلوں کی طرف ترغیب دی جارہی ہے۔ ریاست میں کسانوں کو نقلی بیجوں کا شکار ہونے سے روکنے کے لیے اقدامات کیے گئے ہیں۔ ٹاسک فورس کی چوکسی کے ساتھ چھاپے مارے جارہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم کسانوں کو وقت پر بیج اور کھاد فراہم کررہے ہیں۔ بیجوں اور کھادوں کے معیار کی جانچ کے لیے ریاست میں سات لیباریٹریز دستیاب کروائی گئی ہیں۔

تلنگانہ میں آئندہ جنوری تک کانگریس کی حکومت قائم ہوجائے گی: ریونت ریڈی

حیدرآباد 8 فروری (عصر حاضر) تلنگانہ کانگریس کے سربراہ ریونت ریڈی نے یقین ظاہر کیا کہ جنوری 2024 کے پہلے ہفتہ میں ریاست میں کانگریس کی حکومت قائم ہو جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس کی حکومت بننے کے بعد سب سے پہلے دستخط پوڈو اراضیات کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے ہوں گے۔ ریاست کے جنگلات کے علاقوں میں بڑے پیمانہ پر ان پوڈو اراضیات پر قبائلی کاشت کرتے ہیں۔ ریونت ریڈی نے کہا کہ چندر شیکھر راو حکومت کے دن قریب ہیں، وہ مقدمات سے ڈرنے والے نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ چندر شیکھر راو مخالف تمام طاقتوں کو متحد ہوکر کانگریس کی حمایت کرنی چاہئے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ تلنگانہ کے غداروں کو کابینہ میں 90 فیصد عہدے دیئے گئے ہیں۔ انہوں نے کانگریس پارٹی سے جیت کر حکمراں پارٹی میں شامل ہونے والے 12 ایم ایل اے کے خلاف سی بی آئی تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ ریونت ریڈی نے ریاست میں 3000 شراب کی دکانیں قائم کرنے پر وزیر اعلی پر تنقید کی۔ انہوں نے خدشہ ظاہر کیا کہ اب تک قرضہ معاف نہ ہونے کی وجہ سے کسان مقروض ہیں۔

ساتویں حضرت امام آعظمؒ کانفرنس کے انعقاد کے سلسلے میں مشاورتی اجلاس

حیدرآباد۔ 08 فروری (سرفراز نیوز ایجنسی) فیض رسالت مآبؐ کمیٹی آرسی نگر عیدی بازار حیدرآباد کی جانب سے میر سعادت علی سیفان بندہ نوازی کے مکان پر مشاورتی اجلاس منعقد ہوا ہے جس کی نگرانی حضرت مولانا ڈاکٹر الحاج سید عبدالرحمن حسن قادری نے کی جناب محمد طاہر قادری نگران کمیٹی محمد افضل شرفی صدر کمیٹی، محمد اقبال قادری نائب صدر، محمد حفیظ الدین صدیقی معتمد کمیٹی، محمد اظہر شریف نائب معتمد، محمد واجد شاہ قادری، محمد شاہ غوث خان خازن کمیٹی، محمد اعجاز صدیقی قادری، محمد نعیم، محمد جہانگیر شرفی، میر برکت علی عرفان بندہ نوازی، میر شوکت علی عمران بندہ نوازی، محمد حسن شریف قادری، میر رحمت علی عرفان بندہ نوازی، محمد غیاث الدین انصاری، محمد اسمٰعیل جاوید قادری و دیگر اراکین کمیٹی موجود تھے۔ اس اجلاس میں طئے پایا ہیکہ 25/فروری 2023ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء بمقام مسقطی گراونڈز دمیلاد روڈ سنتوش نگر واٹر ٹینک پر" ساتویں حضرت امام آعظمؒ کانفرنس" منعقد ہوگی جس کی نگرانی فخر جامعہ نظامیہ ضیاء الاسلام تاج العلماء حضرت العلامہ مولانا حافظ و قاری مفتی سید شاہ ضیاء الدین نقشبندی صاحب قبلہ صدر مفتی جامعہ نظامیہ و بانی ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر حیدرآباد و زیر سرپرستی حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر سید عبدالرحمن حسن قادری صاحب قبلہ خلیفہ صدر الشیوخ جامعہ نظامیہ کامل التفسیر و سرپرست فیض رسالت مآبؐ کمیٹی، مہمانان خصوصی بین الاقوامی شہرت یافتہ ممتاز اسکالر مناظر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد فاروق خان رضوی صاحب قبلہ بانی و صدر سنّی حنفی آرگنائزیشن ناگپور مہاراشٹرا مناظر اہل سنت حضرت علامہ مولانا حافظ و قاری مفتی محمد حنیف قادری صاحب قبلہ کامل الفقہ جامعہ نظامیہ، مقرر شہزادہ ضیاء ملت مولانا حافظ و قاری سید بہاؤ الدین زبیر نقشبندی قادری صاحب قبلہ کامل جامعہ نظامیہ، تمام علمائے کرام مختلف عنوانات پر خطاب فرمائیں گے۔ کانفرنس کی نظامت حضرت علامہ مولانا حافظ و قاری محمد عبدالکلیم نقشبندی قادری صاحب قبلہ فرمائیں گے۔ کانفرنس کا آغاز حافظ و قاری محمد سعد قادری صاحب قبلہ امام مسجد غفاریہ آرسی نگر عیدی بازار کی قراءت کلام پاک سے ہوگا۔ بارگاہ سرور کونینؐ میں محمد مجاہد قادری، حافظ محمد ایاز قادری، محمد عبدالقادر و دیگر نعت خواں حضرات نعت شریف سنانے کی سعادت حاصل کریں گے۔ تمام عامتہ المسلمین سے جوق در جوق معہ دوست احباب کے ساتھ کثیر تعداد میں شرکت کی گذارش کی جاتی ہے۔ مزید معلومات کے لئے فون نمبر 9391086660 پر ربط پیدا کریں۔

رہائشی علاقوں میں موجود گوداموں کو منتقل کیا جائے گا: سرینواس یادو

حیدرآباد 8 فروری (ذرائع) تلنگانہ کے وزیر افزائش مویشیاں ٹی سرینواس یادو نے کہا کہ شہر کے رہائشی علاقوں میں موجود گوداموں کو دوسرے مقامات پر منتقل کیا جائے گا۔ انہوں نے انتباہ دیتے ہوئے کہا کہ گوداموں میں خطرناک کیمیکل رکھنے کی صورت میں سخت کارروائی کی جائے گی۔ وزیر موصوف نے حال ہی میں بڑے پیمانہ پر آگ لگنے سے متاثر دکن مال کے انہدام کی جگہ کا دورہ کیا۔ اس موقع پر انہوں نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ عمارت کو گرانے کا کام دو روز میں مکمل کرلیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ دکن مال کی عمارت کے آس پاس کے مکانات اور مقامی افراد کو کسی قسم کی پریشانی کے بغیر انہدامی کارروائی جاری ہے۔ اس موقع پر مقامی افراد نے وزیر موصوف سے آگ سے تباہ شدہ مکانات کی مرمت کا مطالبہ کیا جس پر وزیر موصوف نے ایک ماہ کے اندر اس کی مرمت کا وعدہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ مناسب احتیاط نہ کرنے کی وجہ سے آگ لگنے کے واقعات پیش آرہے ہیں۔ حکومت نے مستقبل میں ایسے واقعات کو روکنے کے لیے اقدامات کیے ہیں۔

مدھیہ پردیش کے کھنڈوا میں عالم دین پر چاقو سے حملہ، تین نابالغ گرفتار

کھنڈوا: ریاست مدھیہ پردیش کے ضلع کھنڈوا میں مسجد جاتے ہوئے ایک مسلم عالم دین اور ایک شخص پر مبینہ طور پر تین نابالغ لڑکوں نے چاقو سے حملہ کر دیا، جس کے سبب وہ زخمی ہو گئے ہیں۔ زخمیوں کو علاج کے لئے اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے، جہاں دونوں کی حالت مستحکم بتائی گئی ہے۔ پولیس نے اس سلسلے میں کارروائی کرتے ہوئے ملزمان کو گرفتار کر لیا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ عالم دین شیخ حذیفہ اور ایک محمد طلحہ رات میں ایک راستے سے گزر رہے تھے، اسی دوران تین لوگوں نے ان پر چاقو سے حملہ کر دیا۔ اس حملے میں دونوں زخمی ہوئے ہیں، جنکو اندور کے قریبی اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ حزیفہ کی حالت مستحکم ہے جبکہ طلحہ کی حالت بھی خطرے سے باہر ہے۔ دونوں سینے کے قریب زخمی ہوئے ہیں۔ اس واقعے کے بعد پولیس نے شکایت درج کرتے ہوئے تین نابالغوں کو گرفتار کر لیا، جہاں ان سے پوچھ گچھ کی جا رہی ہے۔ پولیس کے مطابق اس معاملہ میں مزید تفتیش جاری ہے۔ اس واقعہ کے بعد مسلم کمیونٹی کے کئی ارکان نے پدم پولیس اسٹیشن پر احتجاج کرتے ہوئے ملزمان کو گرفتار کرنے اور ان کے خلاف سخت کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا۔ وہیں آزاد کارپوریٹر اشفاق سگاد نے ملوث افراد کی فوری گرفتاری کا مطالبہ کیا، حالانکہ پولیس نے اس سلسلے میں تین نابالغ لڑکوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ علاقے میں امن و شانتی کو بحال کرنے کے لئے پولیس کی بھاری نفری تعینات کر دی گئی ہے اور جو بھی اس کیس میں ملوث پایا جائے گا اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

ریلوے کی نجکاری نہیں کی جائے گی: مرکزی وزیر ریلوے

نئی دہلی، 08 فروری (ذرائع) حکومت نے کہا ہے کہ ریلوے کی نجکاری نہیں کی جائے گی وزیر ریلوے نے پارلیمنٹ میں

کہا کہ اس بارے میں ابہام پھیلایا جا رہا ہے، اس لیے حکومت یہ واضح کرنا چاہتی ہے کہ ریلوے کی نجکاری نہیں کی جائے گی ریلوے کے وزیر اشونی کمار ویشنو نے بدھ کے روز لوک سبھا میں ایک ضمنی سوال کے جواب میں یہ اطلاع دی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت تقریباً 1200 ریلوے اسٹیشنوں کی تزئین و آرائش کر رہی ہے، جس میں 1190 اسٹیشنوں پر جاری تعمیراتی کام مکمل طور پر سرکاری پیسے سے ہو رہا ہے۔ اس کام میں کوئی نجی شراکت نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت ریلوے کی نجکاری اور اس کی نجکاری کا منصوبہ رکھتی تو ریلوے اسٹیشنوں کی ترقی پر اتنا پیسہ خرچ کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ ایک سوال کے جواب میں وزیر ریلوے نے کہا کہ ریلوے کو اس طرح سے تیار کیا جا رہا ہے کہ ہر اسٹیشن ٹریفک کے وسائل میں اہم کردار ادا کرے۔ اب جو ریلوے اسٹیشن بن رہے ہیں، ان پر 50 سال تک کام کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ انہوں نے کہا کہ ترقی یافتہ ممالک میں ایسے منصوبوں میں تین سے چار سال لگتے ہیں لیکن حکومت ہند نے انہیں دو سے تین سال میں مکمل کرنے کا ہدف مقرر کیا ہے۔

بہار کے گیا ضلع میں ہندو آبادی کے لیے راستہ دینے قبرستان کی زمین وقف، ہندو مسلم تنازعہ ختم

گیا: ریاست بہار میں قبرستانوں کی اراضی کو لیکر اکثر و بیشتر دوسری آبادی کے ساتھ تنازعات کا معاملہ سرخیوں میں رہتا ہے لیکن ضلع گیا کے بودھ گیا بلاک میں واقع دولرا گاوں کے مسلمانوں نے قبرستان کی زمین کا کچھ حصہ ہندو آبادی کے لیے راستہ وقف کرتے ہوئے آپسی اتحاد کی بہترین مثال پیش کی ہے اور اسکے ساتھ ہی یہاں ہندو مسلم تنازع کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دیا گیا ہے، گاوں کے مسلمانوں نے دریا دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے نا صرف دولرا گاوں میں ہندو آبادی کے لیے راستہ وقف کیا بلکہ یہاں جن لوگوں کے مکانات کا کچھ حصہ قبرستان کی اراضی پر واقع تھا اس حصے پر بھی اپنا دعوی رضامندی کے ساتھ چھوڑ دیا ہے۔ قبرستان کی 40 ڈسمل زمین گاوں کے راستہ اور تعمیر شدہ مکانات کے استعمال کے لیے چھوڑ دی گئی ہے، اسکے لیے باضابطہ کاغذی کارروائی بھی گاوں کے لوگوں نے شروع کر دی ہے بقیہ ایک ایکڑ زمین پر قبرستان کی باونڈری کا کام شروع ہوگیا ہے۔ دراصل ضلع ہیڈ کوارٹر سے قریب بیس کلو میٹر دوری پر واقع دولرا گاوں ہے اور یہ بودھ گیا بلاک میں واقع ہے۔ گاوں بودھ گیا اور جیر کی رنگ روڈ پر واقع ہے جہاں سڑک سے متصل ایک قبرستان ہے۔ سرکاری دستاویزات میں قبرستان کی ایک ایکڑ چالیس ڈسمل زمین رجسٹرڈ ہے تاہم جس جگہ پر قبرستان ہے وہاں پر ہندو آبادی کے کچھ مکانات ہیں لیکن ان گھروں تک پہنچنے کے لئے راستہ نہیں تھا جسکی وجہ سے لوگوں کو قبرستان سے داخل ہو کر جانا پڑتا ہے، اس سے قبل کہ یہاں کوئی تنازع پیش آتا، مسلمانوں نے پہل کرتے ہوئے ہندو آبادی کو راستے کے لیے زمین دے دی۔ گاؤں کے ایک شخص محمد شمیم نے بتایا کہ دولرا گاوں میں دو سو سے زیادہ مکانات ہیں، یہاں اس گاوں میں مسلمانوں کی آبادی پچیس گھروں پر مشتمل ہے۔ انہوں نے کہا کہ بتایا جاتا ہے کہ یہ قبرستان آزادی سے قبل کا ہے اور یہاں تین گاوں" دولرا ایلرا اور بجراہا" کے میت کی تدفین ہوتی ہے، چہار دیواری نہیں ہونے کی وجہ سے قبرستان بھی محفوظ نہیں تھا تاہم گاوں کے لوگوں کی پہل پر قبرستان کی چہار دیواری کے لیے ٹینڈر پاس کرایا گیا، جس کے بعد یہاں انتظامیہ کی جانب سے زمین کی پیمائش ہوئی تو ہندو آبادی کے چند مکانات کے کچھ حصے قبرستان کی زمین پر پائے گئے، اس حوالے سے تینوں گاوں کے مسلمانوں نے میٹنگ کر کے متفقہ فیصلہ کیا کہ انسانیت اور آپسی بھائی چارے کی خاطر جن لوگوں کے مکانات کا حصہ قبرستان کی زمین پر ہے، اس پر اپنا دعوی چھوڑنے کے ساتھ قبرستان کی زمین سے راستے کے لیے چار فٹ کی جگہ وقف کر دی جائے تاکہ یہاں لوگوں کو آسانی ہو اور آپسی بھائی چارہ بنا رہے۔ دولرا گاوں میں ہندو طبقہ کے دلت برادری کی آبادی زیادہ ہے، یہاں گاوں میں پچیس گھر کی آبادی ہی مسلمانوں کی ہے باوجود کہ گاوں کا ماحول خوشگوار ہے، یہاں سبھی آپسی میل محبت کے ساتھ رہتے ہیں، حالانکہ قبرستان کی زمین کو لیکر ایک دو بار آپسی رنجش بھی ہوئی لیکن گاوں کے بڑے بزرگوں نے معاملے کو بگڑنے نہیں دیا، دولرا گاوں میں قبرستان کے علاوہ ایک بزرگ کا آستانہ بھی ہے جسکی عمارت کی دیکھ ریکھ سبھی طبقے کے لوگ مل جل کر کرتے ہیں اور اس مزار پر سبھی کا عقیدہ ہے۔ گاؤں کے رہائشی بھولا شاہ نے کہا کہ باونڈری نہیں ہونے کی وجہ سے قبرستان کی بے حرمتی بھی ہوتی تھی لیکن گاوں کے مکھیا دلیپ کمار اور دوسرے ہندو بھائیوں کی مشترکہ پہل سے قبرستان کی گھیرابندی کا منصوبہ بنایا گیا اور باونڈری کے منصوبے کی تجویز سرکاری سطح سے منظور کرائی گئی، بارہ لاکھ ساٹھ ہزار روپیے کی لاگت سے باونڈری کا کام جاری ہے اور اس کام کے لیے ہندو طبقے کی آبادی بھی پیش پیش ہے۔ اراضی وسیع ہونے کی وجہ سے لاگت کم پڑی تو گاوں کے ہندوں نے بھی مالی طور پر مدد کرنے کی پیش کش کی ہے حالانکہ ابھی کسی سے رقم نہیں لی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہاں سب پیار و محبت سے رہتے ہیں۔ گاوں کے شیو کمار نے کہا کہ پہلے قبرستان کی گھیرابندی نہیں ہونے کی وجہ سے ہندو آبادی کے کچھ مکانات کا حصہ قبرستان کی زمین پر بنا لیا گیا تھا، حالانکہ یہ غیر دانستہ طور پر ہوا تھا اور یہ بھی حقیقت ہے کہ کوئی بھی شخص اپنی زمین کسی کے لئے نہیں چھوڑتا لیکن مسلمانوں نے یہاں مثال پیش کی اور ان مکانات کے حصے کو بھی چھوڑ دیا اور اضافی طور پر راستے کے لیے بھی جگہ دے دی ہے۔ یہاں کے مسلمان ایک دوسرے کی خوشی و غم میں برابر کے شریک ہوتے ہیں۔ شیو کمار کا کہنا کہ مذہبی مقامات کے نام پر لڑائی جھگڑا اور فساد کرنے والوں کو انکے گاؤں سے سبق لینا چاہیے کیونکہ جب آپس میں رابطہ اچھا ہوتا ہے تو بڑا سا بڑا مسئلہ بھی آسانی سے حل ہو جاتا ہے۔ آپسی محبت کی اس سے اچھی مثال نہیں ہوگی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ قبرستان کی گھیرابندی سے اس کا احترام بھی ہوگا کیونکہ جانور بھی اس میں داخل ہو جاتے تھے، اگر قبرستان کی گھیرابندی کے دوران پیسے کی کمی ہوتی ہے تو ہم گاوں کے لوگ آپس میں چندہ کر کے چہار دیواری کے کام کو مکمل کرائیں گے۔ واضح رہے کہ دولرا گاوں کی قبرستان میں تین گاوں کی میت تدفین ہوتی ہے، یہاں زیادہ تر قبریں زمین میں دھنسی ہوئی ہیں، تین چار قبریں ہی پختہ ہیں۔ قبرستان میں باونڈری کا کام تیزی کے ساتھ جاری ہے۔ گاوں کے اس آپسی سمجھوتہ اور دریا دلی کی سبھی لوگ تعریف کر رہے ہیں۔

آن لائن گیمز اور جوئے پر پابندی کے لیے سخت قوانین بنائے جائیں: وشنو اشونی کمار

نئی دہلی، 8 فروری (ایجنسیز) حکومت نے کہا ہے کہ آن لائن گیمز اور جوئے کا رجحان نوجوان نسل کے لیے خطرناک صورتحال پیدا کر

رہا ہے اور اس پر قابو پانے کے لیے مرکزی حکومت کو قانون بنانے کی ضرورت ہے۔ الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹکنالوجی کے وزیر اشونی کمار وشنو نے بدھ کو لوک سبھا میں ایک ضمنی سوال کے جواب میں کہا کہ 17 ریاستوں کے ذریعہ آن لائن گیمز اور جوئے کی نگرانی کی جا رہی ہے۔ مرکزی حکومت اس سمت میں قدم اٹھا رہی ہے اور اس کے لیے ریاستوں کے ساتھ مل کر مرکزی سطح پر سخت قوانین بنانے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سمت میں تمام پارٹیوں کو لائن سے اوپر اٹھ کر کام کرنے کی ضرورت ہے کہ اس کو روکنے کے لیے کس طرح سخت قوانین بنائے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ وزارت اطلاعات ونشریات کی طرف سے اشتہارات پر مشاورت کا بھی انتظام ہے تاکہ نوجوان معاشرے کے نامور افراد کی طرف سے فروغ دی جانے والی آن لائن گیمز سے متاثر نہ ہوں۔ مرکزی وزیر نے کہا کہ مرکزی حکومت اس مسئلہ کو حل کرنے کے لیے ایک قانون بنانے پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے۔

امام الہند فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام آل مہاراشٹر سیرت النبی کوئز مسابقہ کا کامیاب انعقاد

ممبئی: 8/فروری (محمد طفیل ندوی) حضرت محمد ﷺ کی ذات اقدس میں جو جامعیت ہے وہ پوری انسانی تاریخ حتی کہ انبیاء و رسل کی

مقدس جماعت میں بھی نظر نہیں آئے گی، آپ مسجد نبوی کے پنجوقتہ امام بھی ہے اور خطیب بھی، اصحاب صفہ کیلئے مدرس و معلم بھی ہے تو تمام صحابہ کرامؓ کیلئے مربی و رہنما بھی، مقدمات و تنازعات ہیں تو وہ آپ ہیکی عدالت میں پیش ہو رہے ہیں تصور تو کیجئے کون سا میدان ہے اور کونسا پہلو ہے جہاں ہمیں یہ محسوس ہو کہ ہمیں حضور ﷺ کی زندگی میں نمونہ نہیں مل سکتا پیغمبر اسلام کی زندگی کا ہر لمحہ پیدائش سے لے کر وفات تک آپ ﷺ کے زمانہ کے لوگوں کے سامنے اور آپ کے وصال کے بعد اقوام عالم کے سامنے موجود ہے، حضور اکرم ﷺ اپنے اہل وطن کی آنکھوں سے کبھی اوجھل نہیں رہے، پیدائش، شیر خواری، بچپن، جوانی، تجارت، شادی، قبل نبوت امین بننا اور خانہ میں پتھر نصب کرنا غار حرا کی گوشہ نشینی، وحی، دعوت و تبلیغ، سفر طائف، معراج، ہجرت، غزوات، صلح حدیبیہ، دعوت اسلام کے خطوط و پیغام، حجۃ الوداع، وفات، ان میں سے کون سا زمانہ ہے جو دنیا کی نگاہوں کے سامنے نہیں اور آپ کی کون سی حالت ہے جن سے اہل تاریخ ناواقف ہیں؟ آہر چیز واضح طور پر مذکور اور محفوظ ہے، ان ہی سیرت نبوی ﷺ کو نونہالان امت کے دلوں میں راسخ کیسے کیا جائیں، جس کیلئے ہمارے اہل علم و اکابر نے مختلف راہیں پیش کی، جن میں ایک ذریعہ مسابقہ کی شکل بھی ہے، چنانچہ اس طریقے کو اختیار کرتے ہوئے مدارس و مکاتب، اسکول و کالج، تنظیم، فاؤنڈیشن، و دیگر ذمہ داران، مسابقہ منعقد کرتے ہیں، اسی نہج کو دیکھتے ہوئے سال گذشتہ آل ممبئی مدارس و مکاتب، اسکول و کالج کے طلباء و طالبات کے مابین سیرت النبی ﷺ کوئز مسابقہ تحریری طور پر منعقد کیا گیا جس میں امید سے زیادہ طلباء و طالبات کی ایک کثیر تعداد نے اپنا حوصلہ و جذبہ دکھایا اور مسابقہ کے آخری مراحل تک وہ پوری مستعدی سے لگے رہیں، ان کے حوصلوں اور جذبوں کو دیکھ کر مذکورہ مسابقہ کو وسعت دینے کی ایک اپیل کی گئی ، اس اپیل پر بھی انہوں نے پوری مستعدی کیساتھ حصہ لیا اور مکمل طور پر اس کی تیاری کی پھر یقین کامل و سکون قلب کیساتھ پورے جوش میں امتحان دیا دوران امتحان ان سے امتحان کے سلسلے میں کچھ پوچھے بھی گئے جس کا انہوں نے مسکرا کر جواب بھی دیا تقریبا سب کے چہرے پر ایک بلند حوصلہ و جذبہ موجود تھا جس طریقے سے انہوں نے امتحان دیا اس سے ظاہر ہو رہا تھا کہ ایسے مسابقہ میں ہمارے علم میں اضافہ کیساتھ ایک دلچسپی بھی پیدا ہوتی ہے، اور نبی کریم ﷺ کی طرف یہ مابقہ اپنی نسبت رکھتا ہے تو یہ ہمارے دینی و فکری اعتبار سے بھی ضروری ہے، اسلئے محنت تو ہم نے خوب کی ہے، اور اساتذہ و ذمہ داران نے بھی اپنا قیمتی وقت ہمارے لئے صرف کیا اسلئے تمام مراحل یاد کرنے کا ہو یا امتحان دینے کا ہم اس سے گذر چکے اب شدت کیساتھ نتائج کا انتظار ہے، اس میں کوئی دورائے نہیں کہ یہ مسابقہ ہر ایک کیلئے ہے چاہے وہ مدرسہ کا طالب علم ہو یا اسکول و کالج کا بس سوالات و جوابات یاد کرلیں اور امتحان دیں، محنت کرنا جدو جہد کرنا یہ ہمارا کام ہے، اور اسی کو مدنظر رکھتے ہوئے اور رسول اللہ ﷺ جو ہمارے نبی آخر الزماں ہے ان کی سیرت معلوم ہو جائیں تاکہ ہم اپنی زندگی میں ان کو ڈھال سکیں، بس انہیں خیالات کو دل میں جگہ دے کر حصہ لیا اور امتحان دیا ہے، اگر ہمارا نام انعامی طور پر آجائے تو یہ ہماری، ہمارے اساتذہ اور والدین کی خوش قسمتی ہے، لیکن مسابقہ نہایت دلچسپ اور سہل موضوع کیساتھ اختتام پذیر ہوا، اب ہمیں صرف اپنی ممکنہ کوششوں کے بعد نتائج کا شدت سے انتظار ہے۔

کانگریس صدر کھرگے نے ذاکر حسین کو ان کی یوم پیدائش پر خراج عقیدت پیش کیا

نئی دہلی، 08 فروری (ذرائع) کانگریس صدر ملکارجن کھرگے نے بدھ کو سابق صدر ڈاکٹر ذاکر حسین کو ان کی یوم پیدائش پر خراج عقیدت پیش کیا۔ مسٹر کھرگے نے ٹویٹ کیا کہ ڈاکٹر حسین نے ملک کی تعلیمی پالیسی کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ "ایک غیر معمولی ماہر تعلیم اور مجاہد آزادی، ہندوستان کے سابق صدر اور بھارت رتن ڈاکٹر ذاکر حسین نے ہندوستان کی تعلیمی پالیسی میں اصلاحات اور جامعہ ملیہ اسلامیہ جیسے اداروں کے قیام میں بہت تعاون کیا۔ ان کی یوم پیدائش پر دلی خراج عقیدت۔" ڈاکٹر حسین ملک کے تیسرے صدر تھے۔ وہ ماہر تعلیم اور دانشور تھے۔

کشمیر کے کپواره میں غیر مقامی کنبے کے پانچ افراد کی دم گھٹنے سے موت

سری نگر، 8 فروری (ذرائع) شمالی کشمیر کے ضلع کپوارہ کے کرال پورہ علاقے میں ایک غیر مقامی کنبے کے پانچ افراد کی منگل اور بدھ کی درمیانی شب مشتبہ طور پر دم گھٹنے سے موت واقع ہوگئی۔ اطلاعات کے مطابق اتر پردیش کے بجنور علاقے سے تعلق رکھنے والا ماجد انصاری، جو اپنے کنبے کے ساتھ کرال پورہ میں ایک مکان میں کرایے پر رہتا تھا، کو بے ہوش پایا گیا۔ انہوں نے کہا کہ مذکورہ شخص کو بے ہوش پا کر مقامی لوگوں نے ڈاکٹر کو طلب کیا تاہم ڈاکٹر کے وہاں پہنچنے پر تمام افراد خانہ کو مردہ پایا گیا۔ متوفین کی شناخت 35 سالہ ماجد انصاری، اس کی اہلیہ 30 سالہ سوہانہ خاتون، 4 سالہ فیضان انصاری، 3 سالہ ابوز اور ایک نوزائد بچہ شامل ہیں۔ دریں اثنا بلاک میڈیکل افسر کرال پورہ نے پانچ افراد خانہ کی موت کی تصدیق کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ دم گھٹنے کا معاملہ ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا تاہم لاشیں ہسپتال پہنچنے کے بعد ہی اصل تفصیلات سامنے آئیں گی۔

ترکیہ اور شام میں معجزاتی طور پر ملبے سے زندہ برآمد ہونے والوں کی دل خراش داستانیں

آفرین محمد: شامی بچہ 45 گھنٹے بعد ملبے کے نیچے سے زندہ نکال لیا گیا

اگر چہ جنوبی ترکی اور شمال مغربی شام میں آنے والے تباہ کن زلزلے کے کئی گھنٹے بعد اب ملبے کے نیچے پھنسے ہزاروں افراد کے زندہ بچ جانے کی امید کم ہے، لیکن لوگ اب بھی معجزوں کے منتظر

ہیں۔ جنوبی ترکیہ کے قصبے ہتائی میں کل منگل کی شام، استنبول میونسپلٹی کی امدادی ٹیموں نے محمد احمد نامی ایک شامی پناہ گزین بچہ مکمل طور پر منہدم عمارت کے ملبے کے نیچے سے 45 گھنٹے بعد معجزانہ طور پر زندہ نکال لیا۔ سوشل میڈیا پر شیئر کی گئی ایک ویڈیو میں دیکھا جاسکتا ہے کہ کمسن بچہ 45 گھنٹے ملبے اور اندھیرے میں رہنے کے باعث نڈھال تھا مگر اس نے ہمت نہیں ہاری۔ بچہ امدادی کارکنوں کو دیکھ کر مسکرا رہا ہے جو اسے ملبے سے نکالنے سے پہلے بوتل کے ڈھکن سے پانی پلا رہے ہیں۔ استنبول کے میئر اکرم امام اوغلو نے سوشل میڈیا پر یہ ویڈیو شیئر کرتے ہوئے تبصرہ کیا" شاباش، محمد" ہماری سرچ اور ریسکیو ٹیم نے شامی بچے محمد کو انطاکیہ میں ملبے کے نیچے سے نکال لیا۔ ترکیہ اور شام میں ہزاروں افراد ہلاک اور زخمی ہوئے ہیں۔ جب کہ متعدد ابھی ملبے تلے دبے ہیں۔ امدادی کارکن سخت سردی میں منہدم عمارتوں کے ملبے کے نیچے سے زندہ بچ جانے والوں کو نکالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ عالمی ادارہ صحت کا اندازہ ہے کہ متاثرین کی تعداد 8 گنا تک بڑھ سکتی ہے۔

ملبے سے برآمد بچی کی فریاد

"میری مردہ ماں اور بہنیں اندر ہیں"

ہر گذرتے لمحے ترکی اور شام میں آنے والے تباہ کن زلزلے کے بعد ہولناک مناظر سامنے آرہے ہیں۔ ایسی ہی ایک ویڈیو میں دیکھا گیا ہے کہ شام میں ادلب کے علاقے سالکین میں امدادی ٹیمیں ملبے کے نیچے سے شامی لڑکی کو نکالنے میں کامیاب ہوگئیں۔ اور جب بچی سے پوچھا جاتا ہے کہ" کیا اندر کوئی اور ہے؟" تو وہ معصومیت سے جواب دیتی ہے کہ" میری ماں اور بہنیں اندر ہیں، لیکن وہ مر چکی ہیں۔" سوشل میڈیا صارفین اس ویڈیو سے بہت متاثر ہوئے اور دکھ کا اظہار کرتے رہے۔ ترکی اور شام میں بدھ کے روز آنے والے زلزلے سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد سرکاری اعداد وشمار کے مطابق 8900 سے زائد ہوگئی ہے، جب کہ امدادی کارکن اب بھی ملبے تلے دبے افراد کو تلاش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ متاثرین کی تعداد آٹھ گنا تک بڑھ سکتی ہے۔

"میں زندہ ہوں"

ترکیہ میں شامی نوجوان کی ملبے تلے سے ویڈیو

شام میں جنگ کے شعلوں سے بچ نکل کر ترکیہ میں پہنچنے والے نوجوان کو وہاں پر بھی موت کو اپنی آنکھوں سے دیکھنا پڑے گا۔ یہ ایک شامی لڑکے کی کہانی ہے جو یہ سوچ کر اپنے ملک کے جہنم زار سے نکلا تھا کہ یہاں پر موت کے

جاری رقص سے بچنے کے لیے ایسا کرنا ضروری ہے۔ وہ ہجرت کر کے ترکیہ کے شہر ہاتائے پہنچ گیا تاہم یہاں جس عمارت میں اسے رکھا گیا تھا وہ پیر 6 فروری کے زلزلہ میں گر کر تباہ ہوگئی۔ شامی نوجوان نے ملبے کے نیچے سے ویڈیو کلپ فلمایا اور احساسات بیان کر دیئے۔ نوجوان کہتا سنائی دے رہا ہے کہ "میں زندہ ہوں"۔ نوجوان ویڈیو میں یہ بتاتا ہوا نظر آیا کہ اس کا احساس ناقابل بیان ہے۔ اس نے کہا کہ اس کا خاندان اور بہت سے دوسرے خاندان ملبے تلے دبے ہوئے ہیں۔ اس نے بتایا کہ اسے ملبے کے درمیان عمارت کے گرنے سے لوگوں کے رونے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ یاد رہے امدادی ٹیمیں ترکیہ اور شام میں آنے والے شدید زلزلے کے بعد زندہ بچ جانے والوں کی تلاش میں وقت کے ساتھ دوڑ رہی ہیں۔ زلزلہ میں اب تک 8 ہزار سے زائد افراد کے جاں بحق ہونے کی تصدیق ہوگئی ہے۔ ایک اندازے کے مطابق ہلاکتوں کی تعداد 20 ہزار تک پہنچنے کا بھی خدشہ ہے۔ ترکیہ اور شام میں آنے والے اس زلزلہ میں ہزاروں عمارتیں منہدم ہوگئی ہیں۔

شام میں زلزلے سے تباہ عمارت کے ملبے سے شیر خوار کو زندہ بچالیا گیا

شام کے شمال مغربی حصے میں آنے والے پر تشدد زلزلے کے بعد" سیرین سول ڈیفنس" کے عملے نے سوموار کی صبح حلب کے شمال میں واقع عفرین دیہی علاقوں میں جیندریس قصبے میں تباہ شدہ مکان کے ملبے کے نیچے سے ایک بچے اور ایک خاندان کو زندہ نکالا۔ سول ڈیفنس نے ایک ویڈیو کلپ شائع کیا ہے جس میں سول ڈیفنس کے اہلکار روتے ہوئے شیر خوار بچے کو نکالنے کی کوشش کرتے ہوئے دیکھے جاسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اسی خاندان کے دیگر افراد بھی ملبے تلے دبے تھے۔ یہ واقعہ اس وقت سامنے آیا جب وائٹ ہیلمٹ ریسکیو ٹیم نے کہا کہ حزب اختلاف کے زیر قبضہ شمال مغربی شام میں کم از کم 900 افراد ہلاک اور 2300 زخمی ہوئے ہیں اور ان کی تعداد میں" نمایاں" اضافے کی توقع ہے۔

ترکی کے صوبے حطائے میں ایک آٹھ سالہ بچے کو 52 گھنٹوں بعد ملبے سے نکال لیا گیا ہے۔ اس بچے کی ماں عمارت کے باہر اس کا انتظار کر رہی تھیں جنھوں نے اسے نکالے جاتے ہی گلے سے لگا لیا۔

ملبے تلے دبی شامی لڑکی اپنی چھوٹی بہن کی ڈھال بن گئی

سوشل میڈیا پر وائرل ایسی ہی ایک وڈیو میں دیکھا جاسکتا ہے ملبے تلے دبی شامی لڑکی اپنی چھوٹی بہن کے سر کو اپنے ہاتھ پر رکھے اور اسے اپنے سینے سے لگائے ہوئے ہے۔ دونوں بہنیں ایک بڑے بلاک کے نیچے دبی تھیں اور حرکت کرنے سے بھی قاصر تھیں تاہم انہوں نے ہمت نہیں ہاری۔ شامی لڑکی اپنی چھوٹی بہن کو حوصلہ دیتی رہی۔ ریسکیو ٹیم جب موقع پر پہنچی تو امدادی ٹیم کے ایک اہلکار نے شامی لڑکی کو باتوں میں لگایا تاکہ ریسکیو آپریشن مکمل ہونے تک انہیں اطمینان دلایا جا سکے۔ اہلکار نے اس سے چھوٹی بہن کے کھلونوں کے بارے میں پوچھا؟۔ ملبے تلے دبی شامی لڑکی نے ریسکیو اہلکار سے کہا کہ 'انکل مجھے یہاں سے نکال لیں۔ میں زندگی بھر آپ کی خدمت کرتی رہوں گی'۔ مقامی میڈیا اور ریسکیو اہلکاروں کے مطابق لڑکی اور اس کی بہن کو زلزلے کے سترہ گھنٹے بعد ملبے سے نکال لیا گیا۔ سوشل میڈیا پر وائرل ایک اور وڈیو میں دیکھا جاسکتا ہے کہ شام میں حلب کے جندریس علاقے میں ملبے تلے دبی ایک بچی کو نکالنے کی کوشش کی جارہی تھی۔ بچی بے ہوش تھی۔ اسی دوران ایک اہلکار نے بچی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ تمہارے بابا یہاں ہیں۔ یہ سنتے ہی بچی کے اندر حرکت پیدا ہوئی اور وہ بلا ارادہ دیکھنے لگی۔ گھنٹوں ملبے تلے دبے رہنے سے بچی کے پورے چہرے پر مٹی لگی ہوئی تھی۔ شام میں ہی زلزلے کے 24 گھنٹے کے بعد ایک منہدم عمارت کے ملبے تلے دبے شخص کو نکالا گیا ہے۔ شام کے شہری دفاع نے منگل کو ریسکیو آپریشن کی ویڈیو شیئر کی ہے۔ ادلب کے ایک چھوٹے قصبے میں زلزلے سے مکمل تباہ ہونے والی پانچ منزلہ عمارت کے ملبے تلے دبے ایک نوجوان کو نکالا ہے۔ اس کی شناخت صرف علی کے نام سے ہوئی ہے۔

"اے اللہ میری کمر ٹوٹ گئی" سارا خاندان گنوانے کے بعد شامی رو پڑا

ترکیہ اور شام میں خوفناک زلزلہ کے بعد دل کو دہلا دینے والے مناظر سامنے آرہے ہیں۔ ایک نئے دل دہلا دینے والے ویڈیو

کلپ میں ایک شامی شہری کو اپنے خاندان کے افراد کے نقصان پر دل سے روتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔" العربیہ" کے لیے ایک خصوصی کلپ میں ایک شامی شہری کو اپنے تمام اہل خانہ کے ساتھ روتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ وہ اور دیگر لوگ ادلب گورنری کے شہر سراقب میں عمارت کے گرنے کے نتیجے میں ملبے کے نیچے سے مردہ افراد کو نکال رہے تھے۔ اس موقع پر باپ نے آنسوؤں سے ملے جلے روتے ہوئے کہا کہ اے رب مجھے ان کے ساتھ صبر عطا فرما۔ اسے پرسکون کرنے کی کوشش کرنا۔ اس نے روتے ہوئے مزید کہا کہ "اے اللہ میری کمر ٹوٹ گئی"۔

ترکی اور شام میں پیر کی صبح 8.7 شدت کا زلزلہ آیا۔ جس میں اب تک منگل کی رات تک 7500 سے زاید افراد کے جاں بحق ہونے کی تصدیق ہوگئی ہے۔ کئی عمارتیں تباہ ہوگئی ہیں۔ پورے کے پورے شہر میں عمارتیں ایک لائین میں گری ہوئی دکھائی دے رہی ہیں۔ مرنے والوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے کیونکہ بہت بڑی تعداد میں لوگ اب بھی منہدم عمارتوں کے ملبے تلے دبے ہوئے ہیں۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن نے 20 ہزار سے قریب ہلاکتوں کا خدشہ ظاہر کیا ہے۔

پیدائش کے ساتھ ہی لڑکی یتیم یسیر ہوگئی

ملبے تلے پیدا ہونے والی شامی بچی کا ہسپتال میں علاج جاری

ماں چل بسی، والد اور چار بہن بھائیوں کی بھی موت

شمالی شام کے قصبے جندیرس میں رہائشیوں اور امدادی کارکنوں نے ملبے کے نیچے سے معجزانہ طور پر پیدا ہونے والی ایک بچی کو باہر نکال لیا۔ وہ نال کے ذریعے اپنی ماں سے جڑی رہی۔ پیر کے روز زلزلہ کے بعد گھر تباہ ہونے کے بعد ماں ملبے تلے دب گئی اور اسی دوران بچی کو پیدائش ہوگئی۔ ماں کی موت ہوگئی۔ نومولود بچی کو نکالا گیا تو وہ یتیم بھی ہو چکی تھی۔ اس کے والد کے ساتھ ساتھ خاندان کے تمام افراد فوت ہو چکے

ہیں۔ اس کی والد عبداللہ الملیحان، والدہ عفراء اور اس کے چار بہن بھائی اور اس کی پھوپھو بھی وفات پا گئیں۔ ان کے خاندان کے ایک رشتہ دار خلیل السوادی کو الفاظ سے دلاسہ دینا مشکل ہو رہا تھا جب انہوں نے جذباتی انداز میں اے ایف پی کو بتایا کہ ہم ابو ردینہ اور اس کے گھر والوں کو تلاش کر رہے تھے۔ سب سے پہلے ہم نے ام ردینہ کو پایا اور اس کے ساتھ ہی ابو ردینہ بھی تھے۔ انہوں نے مزید کہا ہم نے کھدائی کرتے وقت ایک آواز سنی۔ ہم نے ام ردینہ کی نال سے بچے کو ڈھونڈنے کے لیے مٹی صاف کی۔ ہم نے نال کاٹ دی اور میرا کزن بچی کو ہسپتال لے گیا۔ سوشل میڈیا پر گردش کرنے والی ایک ویڈیو کلپ میں مردوں کا ایک گروپ تباہ شدہ عمارت کے ملبے کے اوپر دکھائی دے رہا ہے، ایک شخص پیلے رنگ کے بلڈوزر کے پیچھے دوڑتا ہے اور بچے کو برہنہ لے جا رہا ہے۔ اس کے ہاتھ میں خون سے ملی دھول نظر آرہی ہے۔ کمزور جسم سے نال لٹکتی دکھائی دے رہی ہے۔ کم درجہ حرارت کے درمیان ویڈیو کے پس منظر میں ایک آدمی کی آواز بلند ہوتی ہے جس میں گاڑی کو ہسپتال لانے کا کہا جاتا ہے۔ ایک اور شخص ملبے کے اوپر سے بھاگتا ہے اور صفر کو چھونے والے کم درجہ حرارت کے درمیان میں بچی کو لپیٹنے کے لیے رنگین کمبل پھینک رہا ہے۔ ریسکیو اہلکار اور رہائشی کئی گھنٹوں کی تلاش اور تھوڑے وسائل کے ساتھ سخت محنت کے بعد خاندان کی لاشوں کو نکالنے میں کامیاب ہو گئے۔ شیر خوار بچی کو صوبہ حلب کے انتہائی شمال میں واقع ہمسایہ شہر عفرین کے ایک ہسپتال میں طبی امداد دی جارہی ہے۔

اردو شاعری میں خمریات

آل احمد سرور

شعر و ادب میں شراب کا ذکر اس کثرت سے کیوں ہوتا ہے یہ تو اس پرانے گنہگار سے پوچھئے جو مست جام شراب ہونا کافی نہیں سمجھتا بلکہ غرق جام شراب ہونا چاہتا ہے۔ میں تو توبۃ النصوح قسم کا آدمی ہوں، دور سے تماشہ دیکھنے والا! میں آپ کو صرف یہ بتا سکتا ہوں کہ ہمارے رند کس شراب سے مست ہیں۔ ان کی شراب نئی ہے یا پرانی، شراب طہور ہے یا شراب پرتگالی، ان کی مستی بادہ و ساغر والی مستی ہے یا وہ صرف ''کیفیت چشم'' دیکھ کر مست ہوگئے ہیں، وہ بے پیئے ہی جھومتے جاتے ہیں'' یا نظر کو چند موجوں پر جما کر بے خبر'' ہو گئے ہیں۔

اردو شاعری کا ابھی بچپن تھا کہ اس پر فارسی کا اثر شروع ہوا۔ فارسی غزل کی جان ہی عشق و محبت کی داستانیں اور رندی و سرمستی کے مرقعے ہیں۔ یہ رندی و سرمستی اردو میں کیسے نہ آتی۔ آئی اور خوب آئی۔ پہلے پہل لوگ پیتے کچھ اور تھے اور ان کی مستی کسی اور قسم کی ہوتی تھی۔ آگے چل کر ان کی شراب اور ان کی مستی دونوں اس دنیا کی چیزیں ہوگئیں۔ پھر وہ زمانہ بھی آیا جب بے پیئے مست ہوتے تھے اور اچھے اچھے پرہیزگار شراب کے مضامین اس وجہ سے باندھتے تھے کہ ان کے بغیر غزل مکمل نہیں سمجھی جاتی تھی۔ خمریات کے عناصر میں شراب، ساقی، پیر مغاں، جام و ساغر، مستی و سرشاری، باغ و بہار سب آجاتے تھے۔ میخانہ کا مقابلہ مسجد سے ضرور تھا اور واعظ محتسب یا زاہد یا شیخ کی پگڑی اچھالنی بھی لازم تھی۔ یہی سب مضامین فارسی میں صدیوں تک باندھے گئے۔ اردو میں بھی ان کی تقلید ہوئی۔

جس طرح فارسی کے آغاز میں تصوف کا اثر بہت گہرا ہے۔ اسی طرح اردو کی ابتدائی شاعری بھی تصوف کے رنگ میں ڈوبی ہوئی ہے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب شاعری اور درویشی مترادف الفاظ تھے۔ صوفیوں کی طریقت کا راستہ شریعت سے الگ تھا۔ شریعت ظاہری حالت پر زور دیتی تھی، طریقت میں باطنی کیفیت سب کچھ ہوتی تھی۔ عالم باطنی کے مدارج طے کرنے اور معرفت الٰہی حاصل کرنے کے لیے عشق مجازی کے زینے سے بھی گزرنا پڑتا تھا لیکن اس عالم میں اصطلاحات کے معنی کچھ اور تھے۔ یہاں شراب سے عرفان، ساقی سے ساقی روز اول اور پیر مغاں سے پیر طریقت مراد تھے اور شیخ یا زاہد کی تضحیک اس وجہ سے کی جاتی تھی کہ وہ ظاہری حالت کو دیکھتا ہے باطن پر نظر نہیں کرتا۔ جب تک تصوف کا دور دورہ رہا اس قسم کے مضامین میں کوئی چیز ایسی نہ ہوتی تھی جس کا اطلاق حقیقی رنگ پر نہ ہو سکے۔ تصوف کے مضامین کو اس طرح بیان کرنا کہ غزل کی لطافت قائم رہے اور معرفت الٰہی کے مضامین عشق مجازی سے بالکل بے میل نہ ہو جائیں یہی قدماء کا کمال تھا۔

اردو میں ولیؔ سے لے کر دردؔ تک کا کلام دیکھئے۔ شراب کے مضامین ان بزرگوں کے یہاں بکثرت ملتے ہیں بلکہ ولیؔ اورنگ آبادی کے دیوان کی بعض ردیفوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس مادی حسن و عشق سے بھی ناآشنا نہ تھا مگر بحیثیت مجموعی ان کے یہاں شراب کے مضامین سے وہی شراب معرفت مراد ہے۔ یہ مضامین تغزل کے دائرے میں بیان ہوتے ہیں۔

آلودہ کیوں نہ ہوئے دامانِ پاک زاہد
جب دست نازنیں میں جام شراب ہووے

ولیؔ

شب و روز اس طرح گزرے ہیں اپنی تو نہ پوچھو کچھ
صراحی صبح کو گر ہاتھ ہے تو شام ہے شیشہ

دردؔ

نگاہ مست ان نکھوں کی ٹک ایدھر بھی ہو ساقی
کہ ہم کو حوصلوں کے حق میں ہر اک جام ہے شیشہ

دردؔ

آتش مے سے جو زاہد نے اسے بھڑکایا
زاہد خشک ہوا خوب ہی تر پانی میں

دردؔ

اسی زمانہ میں ظاہری حالت پر طعن کرنے والوں کو شاعر کی طرف سے یہ زبردست جواب دیا گیا تھا،

تردامنی پر شیخ ہماری نہ جائیو
دامن نچوڑ دیں تو فرشتے وضو کریں

دردؔ اور میرؔ کا زمانہ ایک ہی ہے لیکن میرؔ کے یہاں جو اشارے ملتے ہیں ان میں تصوف کی چاشنی سے زیادہ عشق مجازی کی گرمی ملتی ہے۔ میرؔ کے والد ایک درویش صفت آدمی تھے۔ مرتے وقت بیٹے کو نصیحت کر گئے تھے کہ ''عشق اختیار کرو۔'' اس کے ساتھ دل نہایت دردمند اور گداز پایا تھا۔ چنانچہ میرؔ کی شاعری میں عشق و محبت کی سچی اور بے لاگ تصویریں ملتی ہیں۔ ان کا عام نقطۂ نظر صوفیانہ ہے لیکن ایک غزل ان کے یہاں ایسی ہے جس کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں کچھ یہاں کی چیز بھی ملی ہوئی تھی۔ پوری غزل مرصع ہے اور خمریات کا بہترین نمونہ ہے۔ جو اشخاص میرؔ کو صرف مصورِ غم کا درجہ دیتے ہیں وہ دیکھیں کہ اس غزل میں کتنے جوش سے فلسفۂ عیش و مسرت کی تلقین کی گئی ہے۔

شیخ جی آؤ مصلیٰ کرو جام کرو
جنس تقویٰ کے تئیں صرف مے و جام کرو
فرش مستاں کرو سجادہ بے تہ کے تئیں
مے کی تعظیم کرو شیشہ کا اکرام کرو
دامن پاک کو آلودہ رکھو با دے سے
آپ کو مغبچوں کے قابل دشنام کرو
نیک نامی وتفاوت کو دعا جلد کہو
دین ودل پیش کش سادۂ خود کام کرو
ننگ و ناموس سے درگذر وجوانوں کی طرح
پر فشانی کرو اور ساقی سے ابرام کرو
اٹھ کھڑے ہو جو جھکے گردن مینائے شراب
خدمتِ بادہ گساراں بھی سر انجام کرو
خنکی اتنی بھی تو لازم نہیں اس موسم میں
پاس جوش گل ودل گرمئ ایام کرو
سایۂ گل میں لب جو پہ گلابی رکھو
ہاتھ میں جام کو لو آپ کو بدنام کرو
آہ تاچندر ہو خانقہ ومسجد میں
ایک تو صبح گلستاں میں بھی شام کرو

میرؔ کے علاوہ ان کے زمانے میں بھی اور بعد بھی شراب کے مضامین برابر ملتے ہیں۔ انشاؔ جیسا درباری شاعر بھی برف لگا کر صراحی مے طلب کرتا ہے۔ ناسخؔ و آتشؔ کے بیان خمریات میں رسمی انداز آچلا تھا۔ یہ لوگ نہ تو بادۂ تصوف کے ذوق چشیدہ تھے نہ رند شاہد باز۔ ان کے یہاں شراب کے مضامین اس وجہ سے باندھے گئے ہیں کہ ان سے پہلے باندھے جاتے تھے۔ خصوصاً محتسب کا ذکر تو تمام تر رسمی ہے اس لیے کہ ان کے زمانے میں اس کا ڈر بھی نکل گیا تھا ہاں ناصح و واعظ سے عداوت چلی آتی تھی۔ اس زمانے میں غالبؔ کی خمریات خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ جس طرح عربی میں ابونواس اور فارسی میں خیام کی خمریات مشہور ہیں اسی طرح اردو میں غالبؔ کی۔

غالبؔ نے ایک جگہ لکھا ہے مشاہدہ حق کی گفتگو میں بادہ و ساغر کے بغیر کام نہیں چلتا لیکن اس سے یہ غلط فہمی نہ ہونی چاہیے کہ غالبؔ کے یہاں شراب کے مضامین تصوف والی شراب کے یا رسمی طور پر ہیں۔ ان کی شراب صاف صاف شراب پرتگالی ہے۔ انہیں بہشت اگر عزیز ہے تو اس شراب کی وجہ سے۔ ان سے جب کوئی کہتا ہے کہ شرابی کی دعا قبول نہیں ہوتی تو وہ فوراً جواب دیتے ہیں کہ جسے شراب میسر ہو اسے اور کیا چاہیئے؟ ان کے محبوب کا سب سے بڑا حسن یہ ہے کہ وہ چہرہ فروغ مے سے گلستاں کئے ہوئے ہے۔ ان کی محفل کا ہر گوشہ شیشہ باز کا سر ہے۔ ان کی ہوا میں شراب کی تاثیر ہے، وہ اپنی مستی کی آڑ میں محبوب سے بے تکلف بھی ہو جاتے ہیں۔ بہشت و دوزخ کا استہزاء بھی اسی ذیل میں آتا ہے۔ بہت سی مثالیں دینے کی ضرورت نہیں، غالبؔ کے بیشتر اشعار عام طور پر لوگوں کی زبان پر ہیں۔ چند پر اکتفا کی جاتی ہے،

پھر ہوا وقت کہ ہو بال کشا موج شراب
دے بط مے کو دل دوست شنا موج شراب
پوچھ مت وجہ سیہ مستی ارباب چمن
سایۂ تاک میں ہوتی ہے ہوا موج شراب
وہ شئے کہ جس کے لیے ہو ہمیں بہشت عزیز
سوائے بادہ گلفام مشک بو کیا ہے
کون ہوتا ہے حریف مے مرد افگن عشق
ہے مکرر لب ساقی پہ صلا میرے بعد
قرض کی پیتے تھے مے لیکن سمجھتے تھے کہ ہاں
رنگ لائے گی ہماری فاقہ مستی ایک دن
پر پروانہ شاید بادبان کشتی، مے تھا
ہوئی مجلس کی گرمی سے روانی دور ساغر کی
کل کے لیے کر آج نہ خسّت شراب میں
یہ سوئے ظن ہے ساقی کوثر کے باب میں
جانفزا ہے وہ جس کے ہاتھ میں جام آ گیا
سب لکیریں ہاتھ کی گویا رگ جاں ہو گئیں
گو ہاتھ میں جنبش نہیں آنکھوں میں تو دم ہے
رہنے دو ابھی ساغر ومینا میرے آگے

اور دیکھئے توبہ کر لی ہے۔ ساغر و مینا توڑ چکے ہیں لیکن پھر بھی کس مزے سے ان کا ذکر کرتے ہیں۔

توڑ کر بیٹھے ہیں ہم جام و سبو پھر ہم کو کیا
آسماں سے بادۂ گلفام گر برسا کرے

واعظ کے متعلق یہ بلیغ شعر بہت سی پھبتیوں سے اچھا ہے۔ اس میں نہ تو ذوقؔ کی طرح اس کی داڑھی کو شراب سے رنگا ہے نہ ناسخ کی طرح اس کی داڑھی کا ہر بال تبرک کر لیا ہے بلکہ اس کے ظاہر و باطن پر عجیب لطف سے تبصرہ کیا ہے۔

کہاں میخانہ کا دروازہ غالبؔ اور کہاں واعظ
پر اتنا جانتے ہیں کل وہ جاتا تھا کہ ہم نکلے

غالبؔ کی خمریات میں ان کی رفعت تخیل اور لطافت بیان کے ساتھ ان کا شوق میکشی بھی شریک ہے۔ اس شوق میکشی کی وجہ سے ان کے اشعار میں شراب کی تمام مستی موجود ہے اور کہیں کہیں تو اس کی یہ کیفیت ہے کہ،

آبگینہ تندئ صہبا سے پگھلا جائے ہے

اس تندی صہبا کے تمام مدارج پیش کئے جا سکتے ہیں لیکن یہ ایسی ہی کوشش ہوگی جیسے غالبؔ کے رشک کے مضامین کو سلسلہ وار بیان کرنے کی۔ آپ نے دیکھا کہ خمریات کا رنگ غالبؔ کے یہاں سب سے نمایاں ہے۔ یہ نہ رسمی ہے نہ صوفیانہ بلکہ یہ ان کی زندگی کا آئینہ دار ہے۔ ان کے بعد داغ نے بھی خمریات کے تمام مدارج کو اپنی غزلوں میں برتا۔ داغ کا حال بھی غالب کا سا ہے۔ دونوں ہم مشرب ہیں۔ داغ کی شوخی و بیباکی رندانہ مضامین میں خوب نمایاں ہوتی ہے۔ اور اگر انہیں کوئی محاورہ نظم کرنے کا موقع مل جاتا ہے تو شعر اور بھی چمک جاتا ہے۔ ان کے یہاں طنز اور چھیڑ چھاڑ بھی بہت زیادہ ہے۔ یہ طنز یا تو معشوق پر صرف ہوتی ہے یا پھر زاہد پر مثلاً،

زاہد کو ایک قطرۂ زمزم پہ ناز ہے
یاں خم کا خم اڑاتے ہیں پیر مغاں کے ساتھ
دیکھنا پیر مغاں حضرت واعظ تو نہیں
کوئی بیٹھا نظر آتا ہے پس خم مجھ کو
کی ترک مے تو مائل پندار ہو گیا
میں توبہ کرکے اور گنہگار ہو گیا
مئے انگور فرشتوں کی بھی قسمت میں نہیں
اس سے محروم ہیں اک قبلہ حاجات ہی کیا
کچھ زہر نہ تھی شراب انگور
کیا چیز حرام ہو گئی ہے
جاکے پی آئے وہاں آتے ہی توبہ کرلی
اس قدر دور ہے مسجد سے خرابات بھی کیا

یہ رنگ جو داغؔ کے یہاں ہے، حقیقی ہے۔ امیرؔ کے یہاں رسمی اور داغ کی تقلید میں ہے اس لیے اچھے شعر کم ہیں تاہم ایک شعر میں ضرور پڑھوں گا جس کے متعلق یہ یقین نہیں آتا کہ امیرؔ کا ہے،

انگور میں تھی یہ مے پانی کی چار بوندیں
پر جب سے کھنچ گئی ہے تلوار ہو گئی ہے

مگر ان کے ایک شاگرد ریاضؔ خیر آبادی نے جو مینائے امیرؔ کی مستی پر فخر کرتے ہیں، خمریات میں خاص طور پر کمال حاصل کیا۔ ریاضؔ کی طبیعت میں ایک غیر معمولی شوخی تھی۔ وہ ساری عمر جوان رہے اور ساری عمر عاشق۔ حسن کی شوخی کا تو سب نے ذکر کیا ہے مگر ریاضؔ کی خصوصیت یہ ہے کہ ان کے یہاں ایسی چلبلی مسکراہٹ، ایک ایسی شوخی ہے جس کا جواب حسن کے پاس بھی نہیں۔ انہوں نے ساری عمر شراب کے مضامین لکھے۔ شراب کے لیے بڑے ہی پیارے پیارے نام وضع کئے۔ ان کے تمام لوازم اپنی غزلوں میں نظم کئے مگر امیرؔ جیسے پرہیزگار کے شاگرد کا دامن اس معصیت سے کیسے آلودہ ہو سکتا تھا۔ چنانچہ یہ مشکل سے یقین آتا ہے کہ جس شاعر کے دیوان میں بقول مولوی سبحان اللہ صاحب رئیس گورکھپور تیرہ سو چھیاسٹھ اشعار خمریات کے ہوں وہ شراب سے بچ سکا ہو۔ بہرحال یہ ایک حقیقت ہے اور حقیقت اکثر تلخ بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ ریاضؔ کے حسب ذیل بے مثال شعر دراصل رسمی ہیں۔ یہاں شراب سے وہ کیفیت مراد ہے جو عشق میں حاصل ہوتی ہے یا جوانی کے راستہ سے آتی ہے،

چھلکائیں لاؤ بھر کے گلابی شراب کی
تصویر کھینچیں آج تمہارے شباب کی
جہاں ہم خشت خم رکھ دیں بنائے کعبہ پڑتی ہے
جہاں ساغر پٹک دیں چشمۂ زمزم نکلتا ہے
فرشتے عرصہ گاہ حشر میں ہم کو سنبھالے ہیں
ہمیں بھی آج لطف لغزش مستانہ آتا ہے
مر گئے پھر بھی تعلق ہے یہ میخانے سے
میرے حصہ کی چھلک جاتی ہے پیمانے سے
توبہ سے ہماری بوتل اچھی
جب ٹوٹی ہے جام ہو گئی ہے
جام مے توبہ شکن۔ توبہ مری جام شکن
سامنے ڈھیر ہیں ٹوٹے ہوئے پیمانوں کے

یہ اپنی وضع اور یہ دشنام مے فروش
سن کر جو پی گئے یہ مزا مفلسی کا تھا
اتری ہے آسماں سے جو کل اٹھا تو لا
طاق حرم سے شیخ وہ بوتل اٹھا تو لا
سایۂ تاک میں واعظ کو جگہ دی ہم نے
آج شیشہ میں اسے ہم نے اتار اکیسا
اٹھے کبھی گھبرا کے تو میخانہ کو ہو آئے
پی آئے تو پھر بیٹھ رہے یاد خدا میں
توبہ سے ڈرایا مجھے ساقی نے یہ کہہ کر
توبہ شکنی کے لیے اصرار نہ ہوگا

ان اشعار سے حقیقت میں اس عام طبقہ کی تسکین ہو جاتی تھی جو شراب اس لیے نہ چکھ سکتا تھا کہ مذہب نے اسے ممنوع قرار دے دیا تھا۔ یہ علامات جن کے ذریعہ سے قدما کے دور میں ایک خاص کیفیت کا اظہار ہوتا تھا، اب ادب اور شاعری کا جزو اعظم بن گئیں تھیں اور اچھے اچھے پرہیزگار اس کوچہ میں ساغر و مینا اچھالتے نظر آتے تھے۔ شادؔ عظیم آبادی کو دیکھئے انہیں اس دور کا میرؔ کہا جاتا ہے۔ ان کے یہاں اضطراب کا عالم کس طرح بیان ہوتا ہے،

کہاں سے لاؤں صبرِ حضرت ایوب اے ساقی!
خم آئے گا صراحی آئے گی تب جام آئے گا

اور ان کا یہ شعر دیکھئے۔ کیا یہ صرف میخانہ تک ہی محدود ہے؟

یہ بزم مے ہے یاں کوتاہ دستی میں ہے محرومی
جو بڑھ کر خود اٹھا لے ہاتھ میں مینا اسی کا ہے

مگر اس دور میں جگرؔ کی شاعری خمریات کے لیے خاص طور پر ممتاز ہے۔ جگرؔ ایک رند مشرب، رند وضع شاعر ہیں۔ ان کے یہاں جو شراب ہے اسے بادۂ تصوف سے کوئی علاقہ نہیں۔ بقول ہمارے ایک نقاد کے ان کی دلچسپی اتنی ساقی سے نہیں جتنی صہبا سے ہے۔ وہ شراب کے لیے اور شراب ان کے لیے بنی ہے۔ جس جوش و خروش سے وہ اپنی مستی یا بادہ و ساغر کا ذکر کرتے ہیں وہ ان کی اپنی زندگی سے لیا گیا ہے۔ ان کی شاعری ان کی زندگی ہے اور ان کی زندگی ان کی شاعری۔ دیکھئے،

مست جام شراب خاک ہوئے
غرق جام شراب ہونا تھا
شیشہ مست وبادہ مست عشق مست و حسن مست
آج پینے کا مزہ پی کر بہک جانے میں ہے
شراب آنکھوں سے ڈھل رہی ہے نظر سے مستی ابل رہی ہے
چھلک رہی ہے اچھل رہی ہے پیئے ہوئے ہیں پلا رہے ہیں
ہم کہیں آتے ہیں واعظ تیرے بہکانے میں
اسی میخانے کی مٹی اسی مے خانے میں
سب کچھ اللہ نے دے رکھا ہے میخانے میں
خلد شیشے میں ہے فردوس ہے پیمانے میں
مے کشو مژدہ کہ باقی نہ رہی قید مکاں
آج ایک موج بہالے گئی مے خانے کو
اے محتسب نہ پھینک مرے محتسب نہ پھینک
ظالم شراب ہے ارے ظالم شراب ہے
ساقی کی ہر نگاہ پہ بل کھا کے پی گیا
لہروں سے کھیلتا ہوا لہرا کے پی گیا
سرمستی ازل مجھے جب یاد آ گئی
دنیائے اعتبار کو ٹھکرا کے پی گیا
زاہد یہ میری شوخی رندانہ دیکھنا
رحمت کو باتوں باتوں میں بہلا کے پی گیا

غزل کے علاوہ نظموں میں بھی خمریات کا عنصر کافی ہے۔ مثنویوں میں شاعر جب سلسلہ کلام شروع کرتا ہے تو پہلے ساقی سے دو چار جام طلب کر لیتا ہے تاکہ نشہ سخن اور زیادہ ہو۔ یہ وہی چیز ہے جو انگریزی شاعری میں بھی ملتی ہے۔ وہاں شاعری کی دیوی سے خطاب ہوتا ہے۔ یہاں ساقی سے۔ چنانچہ ملٹن کی مشہور نظم ''فردوس گمشدہ'' کے ہر باب میں یہ سلسلہ اسی طرح شروع ہوتا ہے۔ مثنویوں کے علاوہ ساقی نامے علیحدہ بھی ملتے ہیں۔ ان سب میں شراب کے پردے میں کسی اور چیز کی خواہش ہے۔ ساقی نامے اس قدر مقبول ہوئے کہ مرثیہ جیسے مخصوص او رمحدود عنوان کے تحت میں بہار اور ساقی نامہ کا عمل دخل ہو گیا۔

انیسؔ نے بہار کا ذکر کیا تو ان کے نواسے پیارے صاحب رشیدؔ نے ساقی نامہ کا اضافہ کر دیا۔ ان مضامین کے ذریعہ سے صرف قدرت کلام دکھانا مقصود تھا۔ نظیرؔ اکبر آبادی کے یہاں بھی شراب کے مضامین ملتے ہیں۔ مگر بالکل اسی طرح جس طرح عشق و جوانی کے مضامین۔ نظیرؔ زندگی اور اس کی نعمتوں او رلذتوں کو بڑے مزے لے کر بیان کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ جہاں کہیں شراب کے مضامین ہیں ان میں علامتی رنگ غالب ہے۔ آج کل ساغرؔ اور جوشؔ کے یہاں خمریات کا عنصر بہت کافی ہے۔ ان کی خمریات بالکل جگرؔ کی خمریات سے ملتی جلتی ہیں۔ جوشؔ کے چند جرعے چکھئے یا پڑھئے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ چڑھتے ہوئے نشہ کے تجزیہ کی کیسی کامیاب کوشش ہے۔ ساغرؔ جب پکارتے ہیں کہ ''بھر بھر کے پیالوں میں جوانی دے دے'' تو وہ بھی شراب مانگتے ہیں۔ ان دونوں شعراء کے یہاں شراب ہی شراب ہے۔ اس میں علامتی رنگ بالکل نہیں۔ یہ مستی کو سب کچھ سمجھتے ہیں اور ان کا فلسفہ زندگی لذتیت سے تعمیر ہوا ہے۔

ہمیں کیا سکھاؤ گے تہذیب، جاؤ

ابونثر

ڈاکٹر عزیزہ انجم ایم بی بی ایس ڈاکٹر بھی ہیں، شاعرہ بھی ہیں اور نثر نگار بھی۔ مریضوں کا علاج تینوں طریقوں سے کرتی ہیں۔ ان کا پورا گھرانا، میاں بیوی بچوں سمیت، خاصا باذوق معالج ہے۔ (’میاں بیوی بچوں سمیت‘ کا رومن مخفف بھی ’ایم بی ایس‘ ہی بنتا ہے) آپا عزیزہ انجم جب ڈاؤ میڈیکل کالج (کراچی) کی طالبہ تھیں تو اُس وقت اُن کی کہی ہوئی ایک غزل سن کر جو ہم پھڑکے تو اب تک پھڑک رہے ہیں۔ اسی غزل سے دو خوراک آپ کو بھی دیے دیتے ہیں، اس توقع پر کہ شاید آپ بھی فوراً ہی پھڑک جائیں:

کٹے گا کس طرح چاہت کی وادیوں کا سفر
یہاں کے لوگ عجب، اِن کی اُلفتیں بھی عجب
طِلسمِ خواب کی زنجیر جب کبھی ٹوٹی
لگیں قریب میں بکھری حقیقتیں بھی عجب

جو لوگ شعر کے وزن کا شعور رکھتے ہیں، وہ تو شعر پڑھ کر اپنا تلفظ خود درست کر لیتے ہیں۔ باقی لوگوں کے لیے عرض ہے کہ ’طلسم‘ کے ’ط‘ اور ’ل‘ دونوں کو زیر کے ساتھ پڑھا جائے گا۔ ’س‘ ساکن ہے۔ مطلب ہے جادو، سحر، حیرت انگیز بات۔ بعض طلسمِ ’ہوش رُبا‘ بھی ہوتے ہیں۔ رُبا کا مطلب ہے اُڑانے والا۔ اُڑانے والے ہوش ہی نہیں اُڑاتے، دل بھی اُڑا لیتے ہیں۔ تب ہی تو دل رُبا کہلاتے ہیں۔

ڈاکٹر صاحبہ کی طبی مشق اور مشقِ سخن دونوں شباب پر ہیں۔ ابھی تین برس پہلے اُن کا مجموعہ کلام ’’چاندنی اکیلی ہے‘‘ کے عنوان سے شائع ہوا اور مریضانِ شعر و سخن کے ہجوم سے داد وصول کی۔ مگر ہمارے پچھلے کالم نے خود ڈاکٹر صاحبہ سے داد پائی۔ یاد رہے کہ پچھلا کالم ’آپ، تم اور تُو‘ کے تناظر میں اُردو زبان کے تہذیبی طور طریقوں پر تھا۔ ڈاکٹر صاحبہ نے، داد دینے کے بعد، ہمارے لیے ایک نسخہ تجویز کیا:

’’مزید لکھیے۔ موضوع بروقت ہے۔ لہجے اور زبان سے بھی تہذیب و شرافت کا پتا چلتا ہے‘‘۔

اب چوں کہ ہمیں ڈاکٹر نے نسخے میں لکھ کر دے دیا ہے، چناں چہ ہم مزید لکھتے ہیں:

مغرب کی بدتہذیبیوں میں سے ایک بدتمیزی اور ہمارے برقی ذرائع ابلاغ میں در آئی ہے۔ انگریزی زبان میں آپ، تم اور تُو کا فرق تو ہے نہیں، You کی لاٹھی سے سب کو ہانکا جاتا ہے۔ وہاں القاب و آداب کے بغیر نام لے کر پکارنا بے تکلفی کا اظہار ہے۔ اگر پیار سے پُکارنے کا نام معلوم ہو جائے تو کیا کہنے۔ معلوم نہ ہو تب بھی ایلزبتھ کو لزی اور جیکب کو جیکی پکارنے میں کوئی حرج نہیں۔ اس عمل کی نقالی نے اردو زبان کی تہذیب، ادب آداب اور رکھ رکھاؤ کو متاثر کیا ہے۔ ابھی نوبت یہاں تک تو نہیں پہنچی کہ بزرگ شاعر جناب افتخار عارف کو ’افتی‘ کہہ کر پکارا جائے۔ تاہم بڑا اَوگھٹ لگتا ہے جب اُن سے کم عمر نظامت کار اُن کا مصاحبہ کرتے ہوئے پوچھتا ہے:

’’افتخار! یہ بتائیے کہ آپ کی نظم ’بارھواں کھلاڑی‘ کا اصل پس منظر کیا ہے؟‘‘

کم عمر تو کیا؟ ہماری تہذیب میں ہم عمر افراد سے بھی یہی توقع کی جاتی ہے کہ وہ مجلس میں کسی بے تکلف دوست کا نام بھی آداب و القاب کے بغیر نہیں پُکاریں گے۔ چھوٹوں کے سوا کسی کو محض نام سے پُکارنا ہماری تہذیب میں ’بدتہذیبی‘ شمار کیا جاتا ہے۔ جناب، قبلہ، حضور، محترم، محترمہ وغیرہ کے القاب اسی لیے ہیں۔ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ ذاتی تنہا پُکار کر آپؐ کا ذکر کرنا ہمارے ہاں سخت بے ادبی سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح آداب و القاب کے بغیر دیگر بزرگوں کا نام لینا بھی بدتہذیبی ہے۔ نام لینا ضروری اور ناگزیر ہو تو جناب اور حضرت وغیرہ کا سابقہ یا صاحب اور صاحبہ وغیرہ کا لاحقہ لگایا جاتا ہے۔ یہ ہماری زبان اور اس کی تہذیب کا حسن ہے۔ اردو میں مصاحبہ کرنے والے اپنی زبان کی تہذیب و اخلاق کا خیال رکھیں تو اُن کی گفتگو میں بھی حسن پیدا ہو جائے۔

ہمارے آدابِ معاشرت، مغربی مراسمِ اخلاق (Etiquettes) سے ارفع و اعلیٰ ہیں۔ ہمارے تہذیبی رویوں میں اپنائیت، احترامِ انسانیت اور قربت کے رشتوں کی مٹھاس ہے۔ تکبر، اجنبیت، غیریت اور لفنگا پن نہیں ہے۔ ابھی کچھ عرصہ پہلے تک ہمارے ہاں محلے اور بازار میں بھی وہ حفظِ مراتب ملحوظ رکھا جاتا تھا جس کا لحاظ گھر اور خاندان میں کیا جاتا ہے۔ مثلاً مردوں کو حسبِ مرتبہ بابا، تایا، چچا، ماموں، خالو، بھائی جان یا بھتیجے اور بیٹا کہہ کر پکارنا اور خواتین کو اماں، خالہ، آپا، باجی، بہن اور بیٹی کہہ کر بلانا۔ مگر اب مغربی تہذیب کے زیرِ اثر ہمارے محلوں، دفتروں اور بازاروں میں بھی سر، میڈم، مس، مسّی اور مسٹر کہنے کا رواج عام ہوتا جا رہا ہے۔ ہمارے ہاں تو گھر کے خادموں اور خادماؤں کو بھی احترام کے رشتوں سے مخاطب کرتے ہیں۔ انھیں چاچا، ماما، ماسی (خالہ) اور بُوا (بڑی بہن) کے القاب سے یاد کیا جاتا ہے۔ سیاسی اُفق پر جب تک ہماری تہذیب کا سورج ماند نہیں پڑا تھا کسی نے قائدِ اعظم کی ہمشیرہ کو ’فاطی‘ اور قائدِ عوام کی بیٹی کو ’پنکی‘ کہہ کر نہیں پکارا۔ دونوں کے ناموں کے ساتھ ’محترمہ‘ کا لقب لگایا گیا۔ پھر اس قوم نے اگر محترمہ فاطمہ جناح کو ’مادرِ ملّت‘ کا خطاب دیا تو محترمہ بے نظیر بھٹو کو بھی ’دُخترِ مشرق‘ قرار دیا۔

یورپ کے لوگ جب پہلی بار اپنی سرمائی نیند (Hibernation) سے جاگے تو بحری جہازوں میں مالِ تجارت لاد لاد کر ایشیائی اور افریقی ممالک کو تہذیب سکھانے نکلے۔ جن جن ممالک پر ان کا داؤ چل سکا، وہاں کے لوگوں کو غلام بنا کر انھوں نے خوب تہذیب سکھائی۔ اب اُن کی اتحادی افواج بندوق کے بل پر دنیا بھر کو جمہوریت سکھاتی پھرتی ہیں۔ ابھی ابھی افغانیوں کو جمہوریت سکھا کر اور منہ کی کھا کر گئی ہیں۔ مگر جن ممالک کے لوگ جمہوریت سیکھ جاتے ہیں، وہاں جھٹ فوجی آمریت قائم کر دی جاتی ہے۔ مثلاً الجزائر، مثلاً مصر اور مثلاً...... خیر چھوڑیے۔ جب وہ ہمارے ہاں تہذیب سکھانے آئے تھے تو جناب احمد ندیمؔ قاسمی نے انھیں ڈانٹ کر بھگا دیا تھا:

ہمیں کیا سکھاؤ گے تہذیب، جاؤ!
تم اپنے تمدن کا لاشہ سنبھالو

ڈانٹ کھا کر وہ چلے تو گئے، مگر اپنے تمدن کا لاشہ یہیں چھوڑ گئے۔ جس کی سڑاند سے ہماری سونگھنے کی حس ہی جاتی رہی۔ قاسمی صاحب کے اس شعر میں ’تہذیب‘ اور ’تمدن‘ دو الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ ان دونوں میں فرق ہے۔ تہذیب کا مطلب ہے کانٹ چھانٹ کرنا اور اصلاح کرنا۔ باغیچہ سنوارنے کے لیے مالی صاحبان (جنھیں باغبان بھی کہا جاتا ہے) پودوں کی تراش خراش کر کے انھیں خوش نما بنا دیتے ہیں۔ یہی تہذیب ہے۔ انگریزی میں اس عمل کو Cultivation کہتے ہیں Culture اسی سے بنا ہے۔ یہی کلچر انگریزی زبان میں ’تہذیب‘ کا متبادل ہے۔ جب کہ لفظ ’مدینہ‘ (یعنی شہر) سے مدنیت (Civics) کا لفظ وجود میں آیا ہے اور مدنی (یعنی شہری) طور طریقوں کو تمدن (Civilization) کہا جاتا ہے۔ پہلے صرف دیہاتیوں ہی کو غیر متمدن سمجھا جاتا تھا اور گاؤدی یا پینڈو کے الفاظ سے یاد کیا جاتا تھا مگر مغربی تسلط کے بعد سے فوجی بیرکوں کی بجائے شہروں میں رہنے والے بھی Bloody Civilian کہے جانے لگے ہیں۔

ایک تیسرا لفظ ’ثقافت‘ ہے۔ جسے اچھے خاصے ثقہ اور سمجھ دار لوگ بھی ’تہذیب‘ اور ’تمدن‘ سے خلط ملط کر دیتے ہیں۔ جب کہ ’ثقف‘ کے معنی ذہانت، زیرکی، دانائی اور مہارت کے ہیں۔ کسی بات کو سمجھ لینا، گرفت میں لے لینا اور پالینا۔ لہٰذا ثقافت اُن علوم، مہارتوں اور معارف کا نام ہے جن کو کوئی قوم ایک طویل مدت کے تجربے کے بعد اپنے معمولاتِ زندگی کا حصہ بنا لیتی ہے۔ مثلاً غذاؤں، لباس اور وظائفِ حیات میں حرام و حلال کا خیال رکھنا ہماری ثقافت کا حصہ ہے۔ دیگر امتوں کے ہاں شاید ’ثقافت‘ جیسی کوئی اصطلاح الگ سے نہیں ہے۔ لہٰذا وہ اپنی تمام رسوم اور ہر رواج کو ’کلچر‘ کی Cane سے ہانک دیتے ہیں۔